THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, February 19, 2013
(91st Session)
Volume III, No.02
(Nos.1-17)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran...……....…..…	1
2.	Motion for Suspension of Question Hour…..…	2
3.	Leave of Absence…………………...…………	2
4.	Condolence Resolution on the Sad Demise of Ex-Senator Mr. Shahzad Gul……………..……	3-4
5.	Adjournment Motion:	
	• Barbaric Target Killing of Over 115 People of Shia Muslims Hazara Community in Quetta……….…………	5-42

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume III No.02 **SP. III(02)/2013** 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, February 19, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at four minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۝٢٩ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا
تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٠
مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٣١ مِنَ الَّذِيْنَ
فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝٣٢

ترجمہ: مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جس کو اللہ گمراہ کرے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (اللہ کے رستے) پر سیدھا منہ کیے چلے جاؤ (اور) اللہ کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کیے رہو) اللہ کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مومنو) اسی (اللہ) کی طرف رجوع کیے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔ (اور نہ) ان لوگوں میں (ہونا) جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور (خود) فرقے فرقے ہوگئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم: آیات 29 تا 32)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

Motion for Suspension of Question Hour

Senator Muhammad Jahangir Bader (Leader of the House): Mr. Chairman, I want to bring a motion. I beg to move that under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of rule 41 of the said Rules regarding question hour, be dispensed with up to 26th February, 2013.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with up to 26th February, 2013.

(The motion was carried)

Leave of Absence

Mr. Chairman: Leave applications.

جناب ظہیر الدین بابر اعوان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 28 تا 30 جنوری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب روزی خان کاکڑ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18 اور 19 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: عثمان سیف اللہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب رحمٰن ملک صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 18 اور 19 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Condolence Resolution on the Sad Demise of Ex-Senator Mr. Shahzad Gul

جناب چیئرمین: جی بنگش صاحب۔

Senator Abdul Nabi Bangash: Mr. Chairman, I want to move a condolence resolution that;

> "This House expresses its profound grief and shock on the sad demise of ex-Senator Mr. Shahzad Gul.
>
> Late Senator Shahzad Gul was a seasoned parliamentarian. He remained member of the Senate from the Province of NWFP (now Khyber Pakhtunkhwa) from 1991 to 1997. He was considered among the most respectable politicians of Pakistan.
>
> He made useful contribution to the discussions in the Senate. Services rendered by him would long be remembered. His death will be deeply mourned and we all share the loss sustained by his family and friends.
>
> We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May his soul rest in eternal peace and may God give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss. A copy of the resolution may be sent to the bereaved family."

جناب چیئرمین: کل حاجی عدیل صاحب کے point of order پر ہم نے فاتحہ کر لی تھی، اس پر کوئی ممبر بات کرنا چاہتا ہے otherwise I will put this resolution to the House. جی بنگش صاحب۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: شکریہ جناب چیئرمین۔ شہزاد گل باچا نہ صرف سینیٹر تھے بلکہ وہ اے این پی کے Senior Vice President بھی رہے۔ ان کی شرافت، دیانت اور خلوص کا اس چیز سے بھی پتا چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے آخری ایام بھی کافی غربت میں گزارے لیکن as a parliamentarian بڑی خود داری اور ایمانداری کے ساتھ انہوں نے اپنے فرائض منصبی نبھائے۔ وہ باچا خان کے ساتھیوں میں سے تھے اور ولی خان صاحب کے ساتھ اے این پی کے Senior Vice President رہے۔ انہوں نے ملک و قوم کے لیے کافی خدمات سرانجام دیں، خاص کر خیبر پختونخوا کے لیے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ ہمیں ان کے جانے کا دکھ اس لیے بھی ہے کہ جب اس طرح کے بزرگ دنیا سے چلے جاتے ہیں تو ہمارا ایمان ہے کہ برکت بھی اُٹھ جاتی ہے۔ ان کا خلاء کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ آج کل کے نفسا نفسی کے دور میں ان جیسے لوگ بہت کم پائے جاتے ہیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ انہوں نے ملک و قوم کے لیے جو خدمات سرانجام دی ہیں، ان پر میں ایک مرتبہ پھر انہیں خراجِ تحسین پیش کروں گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی احمد حسن صاحب۔

سینیٹر احمد حسن: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جناب شہزاد گل صاحب کو میں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ میرا ان کے ساتھ کوئی سیاسی تعلق نہیں تھا لیکن وہ ہمہ گیر صفات کے حامل تھے۔ وہ اپنے علم، تجربے اور بزرگی کے ثمرات کسی ایک فرد، کسی ایک پارٹی یا کسی مخصوص طبقہ تک محدود رکھنا نہیں چاہتے تھے۔ میرا جب ان کے ساتھ تعارف ہوا اس وقت سے لے کر ان کے مرنے تک وہ میری راہنمائی کرتے رہے ہیں۔ مجھے ہمیشہ کوئی ایسا مسئلہ جس پر صوبائی اسمبلی میں یا قومی اسمبلی میں بات کرنی ضروری ہوتی تھی، حکومت وقت کے notice میں لانا ضروری ہوتا تھا یا عوامی مفاد میں کوئی بات ہوتی تو وہ ازخود مجھے فون کرتے اور اپنے احساسِ ذمہ داری کے تحت مجھے بتاتے کہ مسئلہ کیا ہے اور اس حوالے سے میں نے کس طرح بات کرنی ہے۔ وہ حالات کو foresee کر سکتے تھے۔ وہ مجھے اپنی بات

بتانے کے بعد یہ بھی بتاتے تھے کہ اس کا یہ جواب اور یہ صورت حال ہو گی تو اس پر آپ کا جواب یہ ہونا چاہیے۔ اس قسم کا دور اندیش پختون اور پاکستانی ملنا شاید مشکل ہو۔ یہ ہمارے معاشرے کے وہ لوگ ہیں جن کی وفات سے صرف ایک گھر، ایک خاندان، ایک گاؤں، ایک محلہ ہی ان کی صلاحیتوں سے محروم نہیں ہوتا بلکہ اجتماعی طور پر صوبے، ملک اور تمام لوگ محروم ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے مالاکنڈ ڈویژن میں دہشت گردی کے حوالے سے جو حالات تھے، کوئی ایسا موقع نہیں تھا کہ جب کوئی واقعہ ہوا اور انہوں نے مجھے فون نہ کیا ہو اور مجھے اس بارے میں بتایا نہ ہو۔ یہاں تک کہ میری طرف سے کوئی response نہ ہونے کے باوجود وہ اپنے بڑے پن کے تقاضے کے تحت ہر خوشی اور غم میں میرے ساتھ رابطہ رکھتے تھے۔ مجھے اس چیز کا افسوس ہے کہ مجھے ان کی وفات کا message اسی فون نمبر سے ملا جو وہ خود استعمال کرتے تھے۔ میں ایک ایسے فرد کی حیثیت سے جس کا ان کے ساتھ روزمرہ کے معمولات میں کوئی تعلق ہی نہیں تھا، جس کا ان کے ساتھ کوئی لین دین یا کوئی فائدے یا نقصان کا واسطہ نہیں تھا، صدق دل سے کہتا ہوں کہ پاکستانی قوم کا اور بالخصوص پختون قوم کا ایک عظیم نقصان ہے جو پورا ہونا ناممکن ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عنایت کرے اور ان کی صلاحیتیں ان کے بچوں میں منتقل ہوں۔ ان کی سوچ و افکار اور صلاحیتوں سے ہمیشہ پاکستانی بحیثیت قوم اور بالخصوص پختون فائدے حاصل کرتے رہیں۔

Mr. Chairman: The condolence resolution has moved by Senator Abdul Nabi Bangash and now I put it to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We move on to Adjournment Motion, Col. Syed Tahir Hussain Mashhadi please move Adjournment Motion.

Adjournment Motion:

Barbaric Target Killing of over 115 People of Shia Muslims Hazara Community in Quetta

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir. I would like to move an Adjournment

Motion to discuss a matter of urgent public importance regarding the spate of recent violence and its barbaric physical manifestations of late. Barely a month has passed since the horrific and devastating bomb attack targeting Shia Muslims of Hazara Community in Quetta, which murdered over 115 people and injured hundreds more took place and now another tragic, gruesome, barbaric and monstrous bomb blast took place last Saturday killing 96 people and causing injury to nearly 200 people including women and children. This is a bloody exclamation mark on the Government's continuing failure to protect the lives and properties of the masses especially the vulnerable community like the Shia Hazaras. This outrage manifests complete failure of the Government's law enforcement agencies and the intelligence agencies to protect the poor innocent people. It is unconceivable to comprehend that such large scale attacks can be planned and executed with the state machinery unable to detect or disrupt them.

The law and order situation has deteriorated to a most unacceptable and disastrous level. In a span of a very short time we have had the barbaric and inhuman assassinations of Bashir Ahmad Bilour Shaheed, MPA and Minister of Khyber Pakhtunkhwa, Haider Raza Shaheed, MPA of Sindh Assembly and Syed Manzar Imam Shaheed, MPA of Sindh Assembly, the monstrous attack on buses carrying pilgrims to Iran in Mastung, Balochistan and Kohistan in Khyber Pakhtunkhwa, the attack on NGOs vehicle in Swabi murdering seven aide workers including six women, brutal and heinous murder of twenty two levies and the most inhuman and cowardly bomb blast in Karachi, killing four and injuring over fifty innocent people and also the continuous sectarian killing in Karachi and yesterday in Lahore and many other barbaric incidents of militancy and violence, perpetuated by the forces of evil.

These types of barbaric, inhuman and heinous incidents show that nothing is sacred for the militants, the fundamentalists and the extremists. Schools, mosques, shrines, hospitals, religious processions, peace jirgas, funerals, and prominent citizens are targeted. It is obvious that these forces of evil are employing physical means to gain power. Mutahidda Qaumi Movement strongly condemns this and all acts of violence and terrorism in the strongest terms and expresses its complete solidarity with the grieving Hazara community in Balochistan and supports all demands being made by the Hazara community and calls upon the Government to take immediate steps to apprehend and punish the culprits and to put in place a well thought out and properly articulated counter terrorism strategy as obviously the Government does not have at the moment.

Sir, this is the adjournment motion which I moved and I am very grateful to you sir for bringing it up today. It is a matter of grave national interest.

Mr. Chairman: Mashhadi *Sahib*, Let me ask from the Leader of the House whether it is opposed or not and then you can make a statement after that and that is the procedure also.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir.

Mr. Chairman: Yes, Leader of the Opposition.

Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the Opposition): Certainly we do not oppose, it is a matter of national tragedy.

Mr. Chairman: Exactly, I agree with you but there is a procedure to be followed.

Senator Mohammad Ishaq Dar: But I thought you would ask Leader of the House that they have already joined Opposition as per the press. I thought he is speaking as a Opposition member in the Senate of Pakistan. So, I need not to oppose. He is a part of the Opposition and I am happy to own him.

جناب چیئرمین: میں minister concerned سے پوچھنا چاہتا ہوں یا ان کی جگہ Leader of the House بتادیں۔ Is it opposed جی۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: نہیں جی نہیں، I do not oppose it. لیکن I welcome the statement of the Leader of the Opposition. ایک چیز میں عرض کردوں کہ ان کے خیالات معزز ممبر کے ساتھ اتنے نہیں ملتے کیونکہ وہ اپنی زبان بولتے ہیں۔

Mr. Chairman: Tahir Mashhadi *sahib*, the floor is with you.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, Quaid−e−Azam Muhammad Ali Jinnah, the great founder of this great nation of ours who said that your are free to go to your mosques, you are free to go to your churches, you are free to go to your temples. Today you cease to be Hindus, you cease to be Muslims not in the religious sense but in the political sense. From today you are Pakistanis.

جناب! وہ تو قائد اعظم کا خواب تھا، وہ ہندوستان کے مسلمان، جو بھی پورے ہندوستان میں مسلم تھے، ان کا خواب تھا۔ قائد اعظم نے کہا کہ میں liberal, model, tolerant democratic and progressive پاکستان بنانا چاہتا ہوں۔ پورے ہندوستان کے مسلمانوں نے قائد اعظم کا ساتھ دیا and this great nation of ours وجود میں آئی۔ تمام religious parties or fundamentalists نے پاکستان کے قیام کو oppose کیا۔ انہوں نے ہمارے مسلمانوں کو ہر طرح سے بہت بھڑکایا مگر پورے انڈیا، آج کے پاکستان اور بنگلہ دیش کی vast majority نے ان کو

کیا اور قائد اعظم اور مسلم لیگ کو، اس وقت ایک ہی مسلم لیگ تھی، support کیا اور یہ reject پاکستان وجود میں آیا۔

جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے، مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہاں کا مسلمان نہ tolerant ہے، نہ liberal ہے، نہ modern ہے اور نہ democratic ہے۔ یہ ہمارے ساتھ کیوں ہوا؟ وہ forces جن کے خلاف قائد اعظم اور مسلم لیگ نے جہاد کیا تھا، بڑے بڑے نام ہیں جن کے خلاف مسلمانوں نے جہاد کیا تھا کہ پاکستان ایک اچھا ملک ہو جس میں ہر ایک اپنے اپنے مذہب کو practice کر سکے according to one's conscience جو وہ چاہتا ہے، جس طرح وہ رہنا چاہتا ہے، جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے وہ کرے اور اچھا بھائی چارہ، پیار محبت اور یک جہتی والا ملک ہو اور یہاں unity ہو اور پھر انہوں نے unity, faith and discipline کا نعرہ دیا جبکہ آج آپ دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں نہ unity ہے نہ faith ہے اور نہ discipline ہے۔ اس کی manifestation is that fault lies in ourselves. ہم لوگ خود قصور وار ہیں اور ہماری حکومتیں جنہیں ہم خود elect کر کے لاتے ہیں، وہ قصور وار ہیں۔ حکومتیں نہ ہی political will show کرتی ہیں، نہ وہ direction دکھاتی ہیں اور نہ وہ vision دکھاتی ہیں اور وہ پاکستان کے عوام کے لیے کوئی تھوڑا سا بھی پیار نہیں دکھاتیں۔ جانیں قربان ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ چاہے وہ ہمارے ملک کی ہندو minority ہو، قائد اعظم نے the most important ministry ہمارے ہندو بھائیوں کو دی تھی اور ایک the most important ministry ہمارے Christian بھائیوں کو دی تھی صرف یہ دکھانے کے لیے کہ یہ patriotic پاکستانی ہیں اور یہ آپ کے equal ہیں، آپ سب equal ہیں۔ مسلم لیگ نے بڑی زبردست traditions پیدا کی تھیں مگر ہم نے ہر tradition کو trample کر دیا ہے اور destroy کر دیا ہے۔ آج نہ ہمارے ہندو بھائی اور بہنیں محفوظ ہیں، نہ ہمارے Christian بھائی بہن محفوظ ہیں، نہ ہماری سکھ برادری محفوظ ہے۔ باقیوں کو تو چھوڑیں ہمارے مسلمان بھائی safe نہیں ہیں۔ ہمارے بچے جو سکولوں میں جاتے ہیں، ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے بچوں کو بڑی تسلی سے سکول میں بھیجتا ہے چاہے وہ کوئی شیعہ ہو چاہے وہ سنی ہو۔ چاہے وہ Christian ہو چاہے وہ کچھ بھی ہو۔ آج جب ہماری اولاد باہر نکلتی ہے تو ہم خوف میں ہوتے ہیں کیونکہ دہشت گردی نے پوری طرح ہمارے معاشرے کو کنٹرول کر لیا ہے، ہماری politics کو کنٹرول کر لیا ہے، ہمارے سسٹم کو کنٹرول کر لیا ہے۔ ہمارے political system کو بھی کنٹرول کر لیا ہے۔ اس کے بعد یہ

ایک Federation ہے، federating units ہیں اور ہر federating unit میں بہت خوبصورت قومیں ہیں، بہت ساری خوبصورت nationalities مل کر ایک خوبصورت گلدستہ بناتی ہیں جس کا نام ہے this great state of Pakistan. اور ان nationalities میں سے ایک *Hazara* Community بھی ہے۔ *Hazara* Community بھی ایک nationality ہے جیسا کہ باقی ساری nationalities اس ملک کے باشندے ہیں، citizens ہیں۔

It is the divine right of the human being to be protected. It is the foremost duty of the Government to provide protection of life, honour and property to its citizens. It is the prime duty of the Provincial Government to provide to look after law and order.

10جنوری کو Hazara Community کے 115 بندے شہید کیے جاتے ہیں اور 200 کے قریب زخمی ہوئے تھے۔ آخری Saturday کو شہادت کا 96 toll ہے۔ 96 لوگوں کو شہید کیا گیا اور 175 سے 200 کے قریب لوگ زخمی ہیں۔ ان میں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان میں عورتیں بھی ہیں۔ کدھر گئی ہمارے مسلمانوں کی غیرت، کدھر گئی پاکستانیوں کی غیرت، کدھر گئی ہماری شرافت اور انصاف، کدھر گیا ہمارا اسلام جو کمزوروں کو protection دیتا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم کمزور کی مدد کریں۔ ہمارے اوپر لازم ہے کہ کمزور کو ہم جتنی بھی protection دے سکتے ہیں دیں ہم نے دینی ہے۔ ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم minorities کو بھی support کریں، ان کو بھی protect کریں اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم کسی بھی انسان کی جان کو نہ جانے دیں کیونکہ ایک انسان کا قتل، ایک مسلمان کا قتل نہیں، ایک عیسائی کا قتل نہیں، ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ یہ تو روز یہاں پر ہو رہا ہے۔ کوئی ایسا province نہیں ہے کہ جہاں نہیں ہو رہا ہے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جو آج ان درندوں سے محفوظ ہے۔ یہ درندے کون ہیں؟

*Daranda*s are known monsters, it is a truth of history that whoever has created the monsters, the monsters have always turn on them

یہ ایک historical truth ہے۔ ہم نے یہ جہادی create کیے ہیں، ہم نے یہ fundamentalists create کیے ہیں، ہم نے یہ secret organizations create کی ہیں اور وہی آج ہمارے اوپر turn کر رہی ہیں اور پاکستانیوں کی جان اس بے دردی سے لے رہی ہیں کہ کسی

جگہ پر انصاف نہیں ہے، ہر جگہ پر خاموشی چھائی ہوئی ہے اور رونا چھایا ہوا ہے۔ لوگ لاشیں لے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور انصاف مانگتے ہیں۔

جناب! ہمارے پاس وزیروں کی ایک فوج ہے، ایک کمپنی ہے اور ایک منسٹر وہاں پر نہیں جاتا اور ان کے آنسو نہیں پونچھتا۔ سو آدمی شہید پڑے ہوتے ہیں اور ان کے پورے خاندان وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک آدمی یا ایک منسٹر میں اتنا دکھ نہیں ہے کہ کہے کہ میں represent کرتا ہوں the Islamic Republic of Pakistan کو اور اسلام کہتا ہے کہ ضرور جاؤ خاص کر غم میں شریک ہو۔ کوئی وہاں پر جاتا نہیں ہے اور کوئی ان کو پوچھتا نہیں، نہ پہلے پوچھا تھا اور نہ اب یہ دو دن سے پوچھ رہے ہیں۔

جناب! پشاور میں کل bomb blast ہوا ہے، daily ہو رہا ہے اور ہم لوگ ایسے used to ہو گئے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ normal ہو گیا ہے۔ یہ normal نہیں ہے یہ abnormal ہے، یہ ہماری nation کے ساتھ ایک ظلم ہے، conspiracies اپنی جگہ۔ Conspiracies ہوتی ہیں اور ہمیشہ ہوتی رہیں گی مگر جو basic چیز ہے that is political will to provide protection to the life, honour and property of its citizens. یہ ایک basic requirement ہے۔ اس میں ہماری Government completely فیل ہو گئی ہے۔ For God's sake سمجھیں کبھی ایک corrupt officer کے اوپر بھی Government نے action لیا ہے۔

جناب! پہلے 115 آدمی مارے گئے، اس کے بعد مستونگ میں مارے گئے، اس کے بعد کوہستان میں مارے گئے، کل لاہور میں مارے گئے، کل کراچی میں مارے گئے اور کل پشاور میں bomb blast ہوا ہے۔ مجھے honourable Minister on the floor of the House آ کر بتائیں کہ کسی ایک SHO سے بھی کبھی پوچھ گچھ کی ہے کیونکہ یہ لوگ SHO سے ڈرتے ہیں۔ ان کو SHO اپنے الیکشن کے لیے چاہیے۔ ان کو SHO اپنی کرپشن کے لیے چاہیے۔ انہوں نے کبھی ایک SHO کو suspend کیا ہے۔ ایک SSP کو انہوں نے گھر بھیجا ہے۔ ایک DIG کو dismiss from service کیا ہے، نہیں۔ کسی F.C. officer کے اوپر action لیا گیا ہے، نہیں۔ کسی بھی Intelligence Agency کے خلاف کارروائی کی ہے؟ ان سے تو یہ ڈرتے ہیں اور ان کے ساتھ تو یہ اپنی politics کھیلتے ہیں۔ ان کو تو یہ اپنی politics میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کو تو لوگوں کی جان

بچانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، وہ تو صاف نظر آرہا ہے۔ ہمارے ہاں تو کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ تو یہ مجھے بتائیں کہ کیوں یہ action نہیں لیتے؟ جب تک آپ intelligence agencies میں reward and punishment نہیں رکھیں گے تب تک دنیا کی کوئی law enforcing agency اپنا کام نہیں کرتی۔ جب تک آپ ایک political will نہیں رکھیں گے کہ جی ہم نے یہ کام کرنا ہے، ہم نے protection دینی ہے، ہم نے law and order کو establish کرنا ہے۔ اگر آپ دہشت گردوں پر head money لگائیں گے اس کے بعد head money withdraw کرلیں گے۔

جناب چیئرمین! آج کے اخبارات آپ پڑھیں، آج کے اخباروں نے بڑی revealing چیزیں نکالیں ہیں کہ یہ جو لوگ responsible ہیں for the planning and execution of mass murders, mass massacres and genocide یہ سب کے سب Government کی custody میں تھے، 2008 میں یہ Quetta Cantonment میں تھے اور بڑے بڑے لوگوں نے influence کرکے ان کی escape arrange کروائی، یہ آج کی اخباروں میں ہے اور یہ بھی ہے کہ intelligence agencies نے پہلے ہی بتا دیا تھا بلوچستان کی پولیس کو اور بلوچستان کی FC کو کہ یہ ہونے والا ہے۔ سو کلو گرام ایک گاڑی میں ڈالنا، وہ تو کسی ورکشاپ میں گئے ہوں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے، it is inconceivable اس طرح تو آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس قسم کی دہشت گردی ہو رہی ہے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، Nero fiddled while Rome was burning تو ہماری Government پوری کی پوری fiddle کر رہی ہے جب پاکستان burn کر رہا ہے مگر کم از کم آپ اپنی politics کو چھوڑیں، اپنی point scoring کو چھوڑیں، لاشوں کے اوپر سیاست کھیلنا چھوڑ دیں، آپ ہر چیز کو چھوڑ دیں، law and order کی game اور کھیل کود میں لوگوں کو ڈرانا اور political purposes چھوڑ دیں۔ لوگوں پر head money لگانا چھوڑ دیں۔ آپ criminal کو criminal سمجھیں، دہشت گرد کو دہشت گرد سمجھیں اور ان کو پکڑیں اور پکڑ کر ان کے اوپر action لیں اور ہماری judiciary بھی خدا کے لیے ان کو punish کرنا شروع کرے، جب تک punishment نہیں ہوگی، deterrence نہیں ہوگی۔ جتنے بھی دہشت گرد پکڑے گئے وہ چھوٹ گئے ہیں، ہماری judiciary نے چھوڑ دیے ہیں۔ تو کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو کہ پتھر مار سکے شیشے کے گھر کو۔ There is nobody without sin who can

اور ہم لوگ بھی کیونکہ ہم cast the first stone, everybody is equally guilty
truth بولنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہم truth کو سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ آج میرے محلے کا بچہ کل میرا بچہ ہوگا اور جو میرے محلے کا بچہ ہے وہ میرا بچہ ہے، وہ پاکستانی ہے، وہ جو خون کوئٹہ میں بہا ہے، جو بوٹیاں انسانوں کی ہوئی ہیں وہ میرے بچے تھے، میری اولاد تھی، میری بہنیں تھیں۔ اگر ہر انسان یہ سوچنا شروع کرے اور خدا کے لیے حکومت حکومت بن جائے چاہے 20 دن کے لیے بن جائے اور 20 دن کے لیے writ of the law and writ of the Government کو establish کرلے تو پھر بھی اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: رفیق رجوانہ صاحب۔

سینیٹر محمد رفیق راجوانہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آئین کی کتاب پڑھ رہا تھا اور ہم ہر بات پر قانون اور آئین کی بالا دستی کی بات کرتے ہیں اور جب کوئی صورت آئے تو ہم کہتے کہ Parliament is supreme. Constitution کا preamble پڑھیں تو اس میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم جو election کے ذریعے لوگوں سے vote لے کر یہاں آتے ہیں تو اس کا مقصد کیا ہے۔ جناب! Preamble میں لکھا ہوا ہے

> "Whereas sovereignty over the entire universe belongs to the Almighty Allah alone and the authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust." The emphasis is on the sacred trust. Then "whereas the will of the people of Pakistan to establish an order." There is no order. "Wherein the State shall exercise its powers and authority through chosen representatives of the people."

اب chosen representative of the people کے ذمے جو کام لگایا گیا اور یہ sacred trust ہم نے نبھایا یا نہیں نبھایا یا حکومت نے نبھایا اس سے پہلے میں Article 9 of the Constitution کی طرف آؤں گا

which is a fundamental right which says security of a person.

"No person shall be deprived of life, liberty, save in accordance with law."

میری گزارش یہ ہے کہ یہ آئین پارلیمنٹ نے بنایا۔ اس آئین کے تحت ہم elections میں حصہ لے کر یہاں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پہنچتے ہیں۔ اب نظر یہ آرہا ہے کہ پارلیمنٹ ریت، سیمنٹ اور سریے کی چنی ہوئی عمارت ہے اور اس کے اندر ہمارے سمیت بیٹھے ہوئے لوگ، لوگوں کے دکھوں کا مداوا نہیں کر رہے، تقریر بھی ہو جاتی ہے۔ میں بھی ہر دفعہ یہی عرض کرتا ہوں کہ مذمت بھی ہو جاتی ہے، walkout بھی ہو جاتا ہے۔ آج بیچارے ناصر شاہ صاحب تنہا احتجاج کے لیے پارلیمنٹ کے باہر بستر بچھا کر بیٹھے ہیں، اتنی بڑی پارلیمنٹ ہے اور وہ تنہا بیٹھے تھے۔ ابھی پرسوں جو واقعہ کوئٹہ میں ہوا اس سے کچھ دن پہلے ایک واقعہ ہوا اور اس کے بعد پھر دوسرا واقعہ ہوا۔ اس پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہزارہ خاندان موت کو قبل از وقت دیکھ رہے ہیں

it is like waiting for death foretold. This is what the *Hazara* Community lives with and prepares for constantly. Day of horror once again came in Quetta, we see blood, we see tears and coffins and the graves are waiting for those people. Mere words cannot convey the horrors of the scene and more words never minimize the grief and the anger of the people.

جناب! آپ محسوس کریں گے کہ جو واقعات ہو رہے ہیں، ہماری حکومت، ہماری agencies, ہماری انتظامیہ کا total failure ہے اور وزیر داخلہ صاحب ہمیشہ ڈرانے کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتے اور وہ ڈراتے ہیں کہ بیرونی ہاتھ ملوث ہے، پاکستان کے خلاف سازش ہو رہی ہے جب کہ ساری agencies ان کے control میں ہیں۔ It is his duty to tell to the people.
In camera جو briefing ہونی تھی the august House is still waiting for that کہ in camera meeting میں ہمیں کیا بتایا جائے گا۔ جناب! اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔ کل پشاور میں political agent کے دفتر پر حملہ ہوا۔ کراچی کے واقعات ہم دیکھ رہے ہیں۔ ایسے درد و الم کے واقعات نے قوم کے دلوں کو ہلا کے رکھ دیا ہے، آنسو ہیں کہ تھمتے نہیں ہیں، خون ہے کہ پانی سے ارزاں ہو گیا ہے۔

جناب! میں اس ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گا کہ خدا کے لیے اس بحث کو جب بھی سمیٹیں یہاں سے کوئی حل نکال کر چلیں، یہاں سے لوگوں کے دکھوں کا مداوا نکال کر چلیں۔ ہماری صرف تقریروں اور مذمت کرنے سے لوگوں کا دل نہیں بھرے گا، ان کے غم ہلکے نہیں ہو سکتے جو مرحومین بچوں کے، والدین کے، بیٹوں کے اور بیٹیوں کی تصویریں اپنی گھروں میں رکھ کر سارا دن زاروقطار روتے ہیں، اب بھی dead bodies رکھ کر حسب سابق جیسے پچھلے دنوں میں ہوا وہ اس انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمارا کوئی آئے، وہ بیچارے سوچتے ہیں کہ کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں۔ ان حالات میں میری اس معزز ایوان سے گزارش ہو گی کہ اس کا کوئی حل نکالنے کے لیے کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے اور سب responsible officers, all agencies and all the people who are at the helm of the affairs they should be called and there should be a meeting in camera and we should give some results to the people. آپ دیکھیں کہ سری لنکا ایک چھوٹا سا ملک ہے، انہوں نے تامل ٹائیگرز کو کس طرح control کیا۔ We are a bigger country and we have sources more than Sri Lanka but unfortunately there is no will to do. There is no will to control this situation. میں ان حالات میں تو یہ کہوں گا کہ موجودہ حکومت فیل ہو گئی ہے اور دن بھی اس کے تھوڑے رہ گئے ہیں۔ سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ حکومت کا کام ہے کہ وہ control کرے اور قاتلوں کو پکڑے، حکومت پیسے کا لالچ دیتی ہے کہ جو کوئی اس کی اطلاع دے گا اس کو اتنے کروڑ روپے دیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ خدا کے لیے تم پکڑلو، ہم اپنا سارا اثاثہ بیچ کر حکومت کو انعام دیں گے کہ آپ نے قاتلوں کو پکڑ لیا۔ یہ بڑا ridiculous فعل ہے کہ اتنی بڑی حکومت، اتنی بڑی agencies, اتنے بڑے ادارے، اتنی بڑی law enforcing agencies عوام کو کہہ رہی ہیں کہ آپ نشاندہی کریں، آپ کو ہم پیسے دیں گے۔ کیا یہ دس دس لاکھ روپے مرحومین کے ورثا کو اور زخمیوں کو دینے سے ان کے زخم بھر سکتے ہیں۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ اس کا کوئی حل نکالیں، حل نکالنے کے بعد عوام کو کوئی خوشخبری دیجیے ورنہ جس طرح کے یہ حالات و واقعات ہیں، ملک کی معیشت کا ویسے ہی بیڑا غرق ہو گیا ہے، law and order کی وجہ سے لوگوں کی زندگی محفوظ نہیں ہے، آئین کا تحفظ نہیں ہے، بنیادی حقوق سے لوگ محروم ہو گئے ہیں، مال و جان کا تحفظ نہیں ہے، لاہور میں کل ایک نامور Eye

surgeon حیدر علی صاحب کو ان کے بیٹے سمیت شہید کر دیا گیا ہے۔ انہی الفاظ کے ساتھ بار دگر دست بستہ گزارش کروں گا کہ

lets come to some conclusion and lets give some results and lets take some positive results. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! آپ کا شکریہ کہ اس موقع پر مجھے بولنے کی اجازت دی۔ چیئرمین صاحب! ہم بحیثیت قوم اتنے نااہل، نالائق اور بے حس ہیں کہ ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ ہم day to day life گزار رہے ہیں، آج گزر جائے کل دیکھ لیں گے۔ میں اس ہاؤس کو تھوڑا سا refresh کرنا چاہوں گا کہ 1980 سے پہلے مذہبی فرقہ واریت جیسی کوئی چیز پاکستان کی سرزمین پر exist نہیں کرتی تھی۔ اس سے پہلے ہاؤس میں بیٹھے ہوئے دوست اس قسم کا جھگڑا نہیں بتا سکتے۔ جناب! جب ریاست اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کر لیتی ہے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ ہم نے by design in the decade of 1980 یہ تمام مصیبتیں اپنے اوپر مسلط کیں۔ 1980 میں ایک common man کو یہ معلوم نہیں تھا کہ بریلوی اور دیوبندی کیا ہوتا ہے۔ بہت کم لوگوں کو معلوم تھا کہ شیعہ سنی کیا ہوتا ہے مگر اس کو باقاعدہ as a design develop کیا گیا اور ہم سب اس کا حصہ بنتے رہے۔ جناب! میں اپنا چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں۔ 80 کی دہائی میں کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ میری پہلی کلاس Islamic ideology کی تھی۔ جب میں نے اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام لکھا تو مجھے میرے استاد نے کلاس میں بلایا اور پوچھا حاصل تمہارا والد ہاتھ باندھ کے نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر؟ بخدا! میں اس وقت تک یہ جانتا ہی نہیں تھا کہ ہاتھ چھوڑ کر کیسے نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد اس کا دوسرا سوال تھا کہ آپ کے والد شیعہ ہیں یا سنی، میرا جواب تھا کہ شیعہ کیا ہوتا ہے، بخدا میں نہیں جانتا تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ آئندہ میری کلاس میں نہیں آؤ گے کیونکہ تم کافر لگتے ہو۔ جناب والا! باقاعدہ طور پر مذہبی فرقہ واریت کو by a design 80 کی دہائی میں ہمارے حکمرانوں نے ہم پر پھیلا دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ شیعہ سنی کا پہلا جھگڑا کہاں پر ہوا؟ شیعہ سنی کا پہلا جھگڑا کراچی میں ہوا، اگر مشہدی صاحب کو یاد ہو وہاں پر سواد اعظم بن گیا تھا۔ سواد اعظم was the first organization جو کراچی میں بنی. actually that was totally based on anti *Shia*. اس کو کس کی support تھی، حکومت کی support تھی۔

جناب والا! اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لیے ہم نے اس ملک کے کروڑوں لوگوں کو داؤ پر لگایا کیونکہ ہمیں افغان جنگ جیتنی تھی۔ We have to defeat the Soviet Union ہم نے ہر گھر میں، ہر گاؤں میں، ہر مسجد میں آگ لگا دی۔ کون سی عقل کی بات تھی کہ accounts پر زکوٰۃ لازمی قرار دی۔ شیعہ نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے finally یہ ہوا کہ جا کر بنک میں لکھ کر دیں کہ کون شیعہ ہے اور کون سنی ہے۔ آج شیعہ claim کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ آبادی شیعوں کی ہے، اس لیے سب بنکوں میں جائیں، جتنے account number ہیں وہ شیعوں کے ہیں۔ جناب والا ! جب آپ کی state اس حد تک چلی جاتی ہے، اس طرح لوگوں کو تقسیم کرنے پر آجاتی ہے تو یہ معاملہ کیسے چلے گا۔ باقی جگہوں پر تو کچھ پڑھے لکھے لوگ تھے، مذہب کو زیادہ سمجھتے تھے بلوچستان والے تو سوائے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے آگے کچھ جانتے ہی نہیں تھے۔ ہم تو ہر خیرات مرنے والوں کے لیے کرتے تھے۔ اس سوسائٹی کو ان چیزوں کا علم ہی نہیں تھا۔ آج اس شہر میں سو سو آدمی فرقہ واریت کی بنیاد پر مارے جا رہے ہیں۔ بیس سال گزرنے کے بعد ایک دن بھی کسی نے سوچا کہ کیا کرنا ہے؟ کیا اس فرقہ واریت کو ہمیں روکنا ہے یا promote کرنا ہے؟ ہم اس فرقہ واریت کو promote کرتے رہے اور آج بھی promote کر رہے ہیں یہ میرا دعویٰ ہے۔ مجھے بتائیں، کتنے علما آپ نے بٹھائے ہیں کہ جی آئیں اس مسئلے کو discuss کریں، یہ تو ایسا مسئلہ ہے کہ مہینوں اس پر بحث ہوتی علما کی، intellectuals کی۔ ایک دن بھی کہیں پر یہ بات discuss ہوئی ہے کہ اس فرقہ واریت سے کیسے جان چھڑائی جائے؟ جناب والا! ایک انڈین عالم کا argument تھا کہ یہ جو فرقے ہوتے ہیں، شیعہ، سنی، بریلوی، اور دیوبندی یہ عالم لوگوں کے لیے ہوتے ہیں تاکہ عالم آپس میں discuss کر کے اسلام کو بہتر پوزیشن میں لائیں۔ جب یہ discussion عالموں کی بجائے گلیوں میں پہنچے گی تو خون خرابہ ہوگا۔ ہم نے اس کو گلیوں میں پہنچایا۔ جناب والا! جب آپ design یہ کریں گے تو آپ کے ساتھ یہ ہی ہوگا۔

جناب والا! میں تھوڑی سی توجہ بلوچستان کی figures کی طرف دلاؤں گا کہ ڈھائی سال میں جو لوگ مرے ہیں، non Baloch 1300, Baloch killed by the FC and other forces 550. Baloch killed by Baloch 300, Hazaras killed in the name of sectarianism more than 1000. مجھے بتائیں کہ اتنے لوگوں کے مرنے کے بعد کسی کو بٹھایا گیا ہے کہ آپ آئیں، بیٹھیں، سوچیں یہ سارے لوگ مارے جا رہے ہیں، یہ کیا ہو رہا ہے؟ ایک ہی جواب ہمارے پاس ہوتا ہے کہ انڈیا ملوث ہے، امریکہ ملوث ہے اور اسرائیل ملوث ہے، پتا نہیں

کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ بھئی انڈیا ہے، اسرائیل ہے جو بھی ہے لوگ تو ہمارے مر رہے ہیں، مارنے والے ہمارے ہیں۔ کسی نے اچھی بات کہی کہ ان کو پاکستانی تو نہیں کہا جا سکتا مگر یہ پاکستان کے باشندے ہیں، جو مارتے ہیں پاکستانی باشندے ہیں، جو مرتے ہیں وہ بھی پاکستانی باشندے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہماری حکومت نے اس پر کتنی توجہ دی؟ اب بھی حکومت کے کسی ادارے کو لے لیں، کیا وہ اس پر seriously discuss کرنے کو تیار ہیں؟ اس کا جائزہ لینے کے لیے تیار ہیں کہ اس کو کیسے ختم کیا جائے؟ صرف گرفتاریاں حل نہیں ہوتیں۔ دنیا میں دو ہزار قسم کے طریقہ کار ہیں، تعلیم ہے، propagation ہوتی ہے، لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے، مجھے بتائیں کہ آج تک کون سا حربہ استعمال کیا گیا؟ ایک خبر آتی ہے کہ فلاں organization نے ذمہ داری قبول کر لی اور فائل بند ہو جاتی ہے، بلوچستان میں تو یہی ہو رہا ہے باقیوں کو میں نہیں جانتا کہ جی فلاں organization نے ذمہ داری قبول کر لی ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یہی پولیس کا اور دوسرے اداروں کا رویہ ہے۔

جناب والا! اب کوئٹہ کے واقعات کی طرف آتے ہیں۔ سو افراد ایک دفعہ مرے ہیں اور سو ایک دفعہ مرے ہیں اسی لیے اتنا بڑا event لگ رہا ہے مگر دو سو کی بجائے آٹھ سو اور بھی مرے ہیں۔ وہ پانچ پانچ، آٹھ آٹھ اور دس دس کی تعداد میں مرے ہیں لہذا کسی کو محسوس نہیں ہوتا، یہ دو واقعات ایک جگہ ہوئے ہیں اسی لیے سب چیخ پڑے ہیں۔ میں تو ایک اور درخواست کروں گا کہ اس کہانی کو، اس قصے کو تھوڑا analyze کرنا پڑے گا، یہ ہے کیا؟ جس دن یہ واقعہ ہوا تھا I was watching CNN, BBC اس دن تین دھماکے ہوئے، پہلا دھماکہ کوئٹہ میں ہوا دوسرا بغداد میں ہوا، تیسرا دمشق میں ہوا۔ تینوں دھماکے شیعوں پر ہوئے اور شیعہ افراد اس میں مرے۔ کیا اس کو اس نظر سے بھی دیکھا جا سکتا ہے؟ کسی چیز کو analyze کرنے کے لیے، سمجھنے کے لیے، دیکھنے کے لیے ہماری پاس کون سی ٹیم ہے، کون سے لوگ ہیں جو اس کو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ لیکن جناب ہم day to day معاملات پر زندہ ہیں، اسی طرح چلتے رہیں گے اور اسی طرح مرتے رہیں گے۔ آج خیبر پختونخوا، بلوچستان سے کوئی آدمی freely اپنے علاقوں میں نہیں جا سکتا۔ لشکروں کا نام لو گے تب بھی مارے جاؤ گے۔ دوسرے militants کا نام لو گے تب بھی مارے جاؤ گے، فوج کا نام لو گے تب بھی مارے جاؤ گے۔ اب نام کس کا لیا جائے۔ جناب چیئرمین! اس discussion کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا، this is my request to you کہ جتنی intelligence organizations کوئٹہ میں operate کر رہی ہیں ان کو یہاں بلا لیں۔ رحمان ملک صاحب کو کہیں آپ کا گلا خراب ہے کوئی بات نہیں، آپ تینوں

organizations کو بلالیں چاہے وہ civilian ہے یا ملٹری ہے اور وہ آکر اس ہاؤس کو brief کریں کہ وہ کونسی وجوہات ہیں کہ ان کو معلوم نہیں ہوا۔ کل ایک ticker چل رہا تھا کہ خفیہ اداروں نے کہا ہے کہ اس میں وہ میٹریل استعمال کیا گیا ہے جو 9/11 میں twin tower پر استعمال کیا گیا تھا۔ یہ ticker چل رہا تھا۔ سوال یہ ہے کہ وہ میٹریل یہاں کیسے پہنچا؟ جناب! خدا کو مانیں ایک ہزار کلو بارود کوئی معمولی چیز نہیں ہوتی، یہ کوئی سڑک پر پڑا ہوا نہیں تھا، میں نے گاڑی میں ڈالا اور یہاں آکر بلاسٹ کر دیا۔ ایک ہزار کلو جمع کرنے، خریدنے اور اس کو ٹرانسپورٹ کرنے میں اندازہ کریں کتنے لوگ ملوث ہوں گے۔ Not less than 40, 50 اتنے لوگ ملوث نہ ہوں تو یہ کام نہیں ہوسکتا۔ سوال یہ ہے کہ اس میں چالیس سے پچاس لوگ ملوث ہیں اور کسی کو پتا نہیں چلا۔ میں یہاں پر ایک سوال اپنی طرف سے اٹھاؤں گا، یہ میں نے 550 لوگوں کی تعداد بتائی، Baloch militants مارے گئے ان سب کو خفیہ اداروں کے لوگوں نے اٹھایا اور ان کو مارا، اور ان کی لاشیں bullet ridden body کی جو کہانی مشہور ہوئی یہ وہی 550 لوگ تھے۔ جب ضرورت تھی تو ان کو ڈھونڈ کر مارنا تھا۔ کیا ان کو نہیں مارا جا رہا ہے؟ کیا آنکھیں بند کر لی گئی ہیں یا ان کے پیچھے کوئی conspiracy ہے۔ میں نے اس دن بھی کہا اور آج بھی کہتا ہوں کہ why Persian speaking Shia مخصوص طور پر ان کو کوئٹہ شہر میں hit کیا جا رہا ہے، خاص طور پر جن پر توجہ دی جا رہی ہے وہ فارسی بولنے والے شیعہ ہیں۔ اس سے زیادہ میں اس پر نہیں بول سکتا۔ میری گزارش ہے کہ جب امریکہ میں 9/11 کا واقعہ ہوتا ہے تو inland security بن جاتی ہے، نئی نئی security organizations بنائی جاتی ہیں کہ کس طرح اپنے لوگوں کو بچائیں۔ جس امریکہ کو سارا دن ہم برا بھلا کہتے ہیں، وہ اپنے آئین میں لکھتا ہے کہ دنیا کی اہم ترین چیز امریکہ میں بسنے والے انسان ہیں۔ کیا ہمارے ملک میں بسنے والے انسان قیمتی نہیں ہیں؟ کیا ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟ کیا ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے؟ اگر ان کی ضرورت ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حکومتیں آتی جاتی رہی ہیں، اتنی terrorism ہو رہی ہے، کوئی organization یہاں پر کیوں موجود نہیں ہے۔ ایک وزارت داخلہ کا محکمہ ہے، وہ یہاں آتے ہیں اور briefing دے کر چلے جاتے ہیں۔ ان سے آج کی بات کریں تو وہ 60 کی دہائی کی کہانی سنا کر چلے جاتے ہیں کہ Soviet Union کے زمانے میں یہ ہوا تھا۔ بھئی ہم پوچھ رہے ہیں کہ آج کیا ہو رہا ہے۔ Soviet Union کے زمانے میں یہ تمام چیزیں نہیں تھیں۔ لہٰذا میری گزارش ہے بلکہ میری آپ سے درخواست ہوگی کہ اس مسئلے پر آپ اور سینیٹ اپنا کردار ادا کریں۔ آپ داخلہ کے محکمہ اور وزارت دفاع کو order دیں،

ان کو کہیں، ان کو حکم دیں، ان کو لکھیں کہ وہ آ کر House کو brief کریں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ منظر امام ایک شریف آدمی تھا جس کا قصور صرف یہ تھا کہ اس کے نام کے ساتھ امام لگا ہوا تھا، انہوں نے جا کر گولی مار دی، حالانکہ وہ شیعہ بھی نہیں تھا۔ جناب والا! اگر اس طرح میرے نام کے ساتھ اگر امام لگا ہوا ہے اور میں مارا جاتا ہوں تو پھر ہم کس دنیا میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری درخواست ہو گی کہ آپ فوری طور پر یہ کریں، میں حکومت کو اس لیے کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ ان کو کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اب صرف 16 ,15 دن رہ گئے ہیں، ان میں حکومت کچھ نہیں کر سکتی مگر میری گزارش ہے کہ آپ اس بات کو مان لیں اور ان کو بلا کر سختی سے پوچھیں کہ this is the Upper House اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ .why this is happening میں آخر میں تمام مرنے والوں کے لیے دعا کروں گا کہ خدا ان کو جنت نصیب کرے اور میں یہ بھی دعا کروں گا کہ ہماری ایجنسیوں کو بھی خدا ہدایت دے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جناب حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ کل سے بلوچستان کے واقعے پر بات ہو رہی ہے۔ کل points of order پر بات ہوئی اور آج باقاعدہ طریقے سے بات ہو رہی ہے لیکن اگر آپ سینیٹ کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو گزشتہ تین چار سال سے مسلسل کہیں نہ کہیں ہم دہشت گردی پر بات کر رہے ہیں، چاہے وہ دہشت گردی کراچی میں ہو، کوئٹہ میں دہشت گردی ہو یا خیبر پختونخوا میں دہشت گردی ہو۔ کیا ہم سارا وقت اسی پر بحث کرتے رہیں گے۔ پھر جب ایک اور دہشت گردی کی واردات ہو جائے گی تو ہم پھر بحث کریں گے۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ حکومت بھی ہماری اپنی ہے اور Opposition بھی ہماری اپنی ہے۔ وہ بھی کہیں حکومت کرتے ہیں اور ہم بھی کہیں حکومت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم دہشت گردوں کو روک نہیں سکتے۔ وہ ہمارے گھر کی دہلیز تک پہنچ چکے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کل آپ سے عرض کیا تھا کہ پشاور میں جو red zone ہے، وہاں پر Political Agent کے دفتر میں دہشت گرد پہنچ جاتے ہیں، ایئر پورٹ پر حملہ کرتے ہیں، ISI کے دفتر کو اڑا دیتے ہیں، US کونسل خانے کو اڑا دیتے ہیں یا اس پر حملہ کرتے ہیں تو پھر کل تو وہ کور کمانڈر کے گھر پر بھی حملہ کر دیں گے۔ وہ بھی اسی علاقے میں رہتے ہیں۔ ان کے rockets red zone میں گرتے ہیں اور یہی حال کوئٹہ میں ہے۔ جب ایک مذہبی نقطہ نظر والے group کے خلاف دہشت

گرد کارروائیاں کر رہے ہیں تو کم از کم اس ٹاؤن کی تو حفاظت کی جاتی جس میں وہ رہتے ہیں۔ 110 لوگ چند دن پہلے شہید ہوئے اور پھر اس ٹاؤن میں 800 kilo یا 1000 kilo بارود پہنچا دیا جاتا ہے اور پھر اسے اڑا دیا جاتا ہے۔

پشاور کے ایئر پورٹ پر جب حملہ ہوتا ہے تو دو گاڑیاں بارود سے بھری ہوئی آتی ہیں اور ان میں چیچن، ازبک اور داغستانی آتے ہیں۔ ان کو راستے میں کوئی چیک نہیں کرتا حالانکہ ان کی شکلیں بھی ہم سے مختلف ہیں، ان کی قدامت ہم سے زیادہ ہے اور وہ گاڑیاں لے کر آتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں پوچھتا لیکن جب ہم جاتے ہیں تو ہماری تو checking ہوتی ہے باوجود اس کے کہ ہماری گاڑیوں کے سامنے شیشے کے ایک کونے پر سینیٹ کا ایک سٹیکر لگا ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! اگر ایسے ہی حالات رہے تو پھر تو یہ پارلیمنٹ بھی محفوظ نہیں ہو گی کیونکہ وہ تو پارلیمنٹ میں بھی آجائیں گے۔ کسی کے ذریعے کارڈ بنا کر اندر داخل ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کا حل کیا ہے؟ میڈیا کی طرف سے ایک اعتراض آیا کہ اے این پی نے All Parties Conference کی اور انہوں نے کہا کہ بات چیت کرنی چاہیے لیکن اس کا جواب یہ ملا کہ وزیر اعلیٰ پر خود کش حملے کی کوشش کی گئی لیکن اس میں وہ خود کش حملہ آور مارا گیا اور وزیر اعلیٰ صاحب بچ گئے۔ پھر اس کا جواب یہ آیا کہ پشاور میں پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر پر حملہ ہوا۔ اسی دن، جس دن ہم meeting کر رہے تھے، ہمارے صوبے میں تین مختلف جگہوں پر حملہ ہوا اور پھر اب یہ بلوچستان کا واقعہ ہوا اور اس کے علاوہ کراچی میں کچھ واقعات ہوئے۔ پھر پشاور میں فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والے ایک ڈاکٹر کو شہید کر دیا گیا اور کل لاہور میں ایک ڈاکٹر اور اس کے بیٹے کو شہید کیا گیا جس کا تعلق فقہ جعفریہ سے تھا۔ لہٰذا لاہور بھی محفوظ نہیں ہے۔ یہ اعتراض ہوا کہ یہ جو 27 ,26 جماعتیں اکٹھی ہوئی ہیں، انہوں نے کیا حاصل کیا ہے بلکہ انہوں نے تو جواب میں عملاً بتا دیا کہ وہ بات چیت کے لیے تیار نہیں ہیں لیکن جناب چیئرمین! اگر اس declaration کو پڑھیں تو اس میں یہ شرط تھی کہ آئین اور قانون کے تحت بات چیت کی جائے گی۔ اگر وہ پاکستان کے آئین کو مانتے ہیں اور پاکستان کے قانون کو مانتے ہیں تو پھر ہم ان سے بات کریں گے۔ میں آپ کو یاد دلاؤں کہ ہمارے سوات کے حوالے سے ہمارے دو agreements ہوئے تھے، ان میں پہلی شرط تھی کہ writ of the provincial and federal government تسلیم کرنی پڑے گی۔ جب معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد گراسی گراؤنڈ مینگورہ میں صوفی صاحب نے اعلان کر دیا کہ میں پاکستان کے آئین کو نہیں مانتا، میں جمہوریت اور

پارلیمنٹ نہیں مانتا تو پھر تمام جماعتوں کو اعتماد میں لے کر فوجی آپریشن ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ سوات جہاں روزانہ لوگوں کی گردنیں کاٹی جاتی تھیں، آج پاکستان کے کئی شہروں سے زیادہ پرامن ہے۔

جناب چیئرمین! اصل مسئلہ یہ ہے کہ ANP نے کوشش کی، یہ اتمام حجت ہے کہ ہم بات کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے آئین اور قانون کے دائرے میں ہو لیکن اگر کوئی بات نہ کرے تو اس کا کیا حل ہے؟ جناب چیئرمین! اس کا واحد حل یہ ہے کہ اگر آپ بات نہیں کرتے تو ہم آپ سے جنگ کریں گے اور جنگ میں نہ آپ بندوق اٹھا سکیں گے اور نہ میں اٹھا سکوں گا۔ ہمارے وہ ادارے جن کو اس کام کی تربیت دی گئی ہے اور بجٹ کا بہت بڑا حصہ دیا گیا ہے، وہ لڑیں گے لیکن ہمارے ادارے دیکھ رہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے، جو پاکستان کا 64% ہے، کی طرف سے اس کو support نہیں مل رہی۔ بلوچستان والے کہتے ہیں کہ آئیں ان دہشت گردوں کے خلاف action لیں جو مذہب اور عقیدے کے نام پر بلوچستان کے لوگوں کو شہید کر رہے ہیں۔ پختونخوا اور فاٹا کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔ فاٹا کے لوگ تو بے گھر ہو کر کئی سال سے camps میں رہ رہے ہیں۔ ہمارے کچھ علاقوں میں کرفیو لگا ہوا ہے۔ اب کراچی اور سندھ بھی یہی کہتا ہے، ایک صوبہ جہاں سے آواز نہیں آتی، جہاں کی قیادت خاموش ہے جس کو طالبان نے guarantor بھی بنایا ہے، وہاں سے آواز نہیں آرہی ہے اور جب تک پنجاب سے آواز نہیں آئے گی جو بڑا پاکستان ہے، ہم تو چھوٹے پاکستان میں رہتے ہیں وہ majority پاکستان ہے، 64% ہے، ہماری فوج، defence, security, intelligence والے بس routine کے کام کرتے رہیں گے جو آج تک ہوتے رہے ہیں۔ ایک دو جگہ پر surgical operation بھی ہو جائے گا، جہازوں سے بمباری بھی ہو جائے گی۔ سری لنکا کو کس نے support کی تھی؟ آپ کی افواج اور آپ کی حکومت نے کی تھی۔ سری لنکا نے دہشت گردی پر جو قابو پایا ہے، اس میں آپ کی فوج، intelligence and forces کا بہت بڑا کردار ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کی بہت مدد کی ہے لیکن پاکستان میں دہشت گردی ہو رہی ہے اور ایک خاموشی ہے۔ ہمیں کوئی بتاتا بھی نہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ ہم نے بات چیت کی offer کی لیکن ناکام۔ کل جمعیت علمائے اسلام ایک all parties conference بلائے گی، اللہ کرے کہ ہم ایک قدم آگے بڑھیں۔ اپنے آپ سے پوچھیے کہ اگر وہ ہم سے بات نہیں کرتے تو کیا کیا جائے۔ اگر بات کرتے ہیں تو فبہا لیکن اگر بات ہی نہیں کرتے تو کیا کریں اور جناب چیئرمین! سب قوتیں جو ہمارے خلاف لڑ رہی ہیں، میں ان کے نام لیتا ہوں، میں نے پہلے بھی ان کا نام لیا تھا، میرے بعض دوست نام لینے سے بھی گھبراتے ہیں، یہاں 'افغان طالبان' ہیں،

'پاکستانی طالبان' ہیں 'پنجابی طالبان' ہیں، 'لشکر اسلام'، 'لشکر جھنگوی' ہے، 'لشکر جھنگوی العالمی' ہے، 'لشکر طیبہ' ہے اور اب بعض لوگ تو سیاسی جماعت کے رنگ میں آئے ہیں، وہ پہلے کسی اور نام سے کام کرتے تھے۔ آج 'دفاع پاکستان' کے stage پر وہ لوگ بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگر وہ پاکستان میں سیاست کرنا چاہتے ہیں تو اچھی بات ہے welcome لیکن اگر سیاست کریں گے تو ہتھیار رکھ کر کریں اور اگر وہ ہتھیار نہیں رکھیں گے اور نہ بات چیت کریں گے تو پھر ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے۔ 'تنگ آمد بجنگ آمد'۔ ہم اپنے آپ کو جنگ میں دھکیلنا نہیں چاہتے، ہم بات چیت کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم بات چیت کی بات کرتے ہیں تو ہمیں تحفے میں خودکش بمبار ملتا ہے۔

جناب چیئرمین! بزنجو صاحب نے کہا ہے اور کل اس سے پہلے شاید ڈار صاحب نے بھی کہا تھا کہ وزیر داخلہ آتے ہیں یا نہیں آتے آپ Secretary Defence and Secretary Interior کو بلائیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا ہو رہا ہے کیونکہ چند دن کے بعد حکومتیں تو چلی جائیں گی، وزارتیں بھی ختم ہو جائیں گی لیکن عبوری دور میں بھی یہ secretaries اور سینیٹ ہو گا۔ آپ سے ہماری استدعا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ قومی اسمبلی کا کردار کم ہوتا جا رہا ہے اور سینیٹ کا کردار عملاً زیادہ ہوتا جا رہا ہے، اس لیے آپ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ان agencies کے heads اور ان secretaries کو بلائیں اور اجلاس اگر in camera بھی ہو تو ہمیں بتایا جائے کہ آخر اس ملک کو کون بچائے گا یا یہ شہر ناپرساں ہے؟ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فرحت عباس صاحبہ۔

سینیٹر فرحت عباس: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ آج کل کے حالات کو دیکھیں، ہمارے ملک کے ہر صوبے میں جو کچھ ہو رہا ہے، دیکھا جائے تو بہت افسوس کا مقام ہے۔ جناب چیئرمین! جب ہم گھروں میں دیکھتے ہیں کہ ہر گھر میں بین ہو رہے ہیں تو بڑا دکھ ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارا کوئی گھر محفوظ نہیں ہے۔ پشاور، کراچی، لاہور، کوئٹہ جہاں بھی دیکھیں کوئی گھر محفوظ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہ کوئٹہ میں دوسرا بڑا واقعہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ شہید کیے گئے اور جانوں کا زیاں ہوا۔ جناب چیئرمین! کیا ہو گا؟ ہم نے اور حکومت نے جو قانون بنائے ہیں، وہ انسانوں کو کب تحفظ دیں گے؟ وہ انسانوں کو کب اتنا تحفظ دیں گے کہ وہ آرام سے باہر نکلیں، ان کے ساتھ کوئی guard نہ ہو؟ جناب چیئرمین! جب ہمارے بچے گھروں سے

باہر جاتے ہیں تو ہمیں ڈر لگتا ہے کہ خدا نخواستہ باہر ان کے ساتھ کوئی المیہ ہو گیا تو ہم کیا کریں گے۔ یہ تو ہر گھر کا المیہ ہے۔ ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ dialogue کرے کیونکہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ مجھے یہ لگتا ہے ان کو پتا ہے کہ یہ لوگ کہاں ہیں، یہ کہاں کہاں بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے اپنے ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں۔ ہماری agencies کے پاس سب معلومات ہوتی ہیں مگر جناب چیئرمین! یہ کیوں کارروائی نہیں کرتے؟ یہ کیوں اتنے بے بس ہیں کہ وہ ہم لوگوں کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے؟ جناب چیئرمین! کل پشاور میں ایک اور حادثہ ہوا، اہل تشیع کی target killing تو ہو رہی ہے، ہمارے اپنے خاندان کے دو لوگوں کو شہید کیا گیا۔ جناب چیئرمین! میں بس اتنا ہی کہوں گی کہ ہمارے صدر اور وزیر اعظم صاحب کو سوچنا چاہیے کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ ہمارے ملک کے حالات کب سدھریں گے اور ہم کب سکون کی نیند سوئیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم۔ جناب چیئرمین! آج کافی دیر سے بلوچستان کے issue پر بات ہو رہی ہے، بلوچستان کو مسلسل خون میں نہلایا جا رہا ہے، یہ سب کچھ آج سے نہیں ہو رہا، اگر ہم تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو 1952 سے اب تک وقفے وقفے سے بلوچستان کے عوام پر بلا تامل مظالم ہوتے رہے ہیں اور اب ان مظالم نے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے، ہزارہ کمیونٹی کے افراد پر یکے بعد دیگرے بڑے حملے ہوئے ہیں، جن کے نتیجے میں بہت سی قیمتی جانیں جاں بحق ہوئی ہیں۔ پورا ملک ان واقعات پر افسردہ ہے۔ حکومت نے ایک دن کے سوگ کا اعلان کیا، چاروں صوبوں میں قومی پرچم سرنگوں کیا گیا۔ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے تو وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں کہ ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے، ان کا حشر نشر کریں گے، ان کے اس بیان کی ابھی سیاہی خشک نہیں ہوتی یا ابھی وہ بیان فضا میں گونج رہا ہوتا ہے کہ دوسرا واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت تو صرف بلوچستان نہیں جل رہا بلکہ بلوچستان کے واقعات کے نتیجے میں کراچی اور گلگت بھی جل رہا ہے، پورا ملک سراپا احتجاج ہے۔ جناب چیئرمین! کیا اس قسم کے بیانات سے بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جا رہا ہے۔ پورے ملک کو دہشتگردوں کے حوالے کر دیا گیا ہے اور بد قسمتی سے اس قسم کے واقعات کو ہماری سیاسی جماعتیں بھی مذہبی رنگ دیتی ہیں اور ان دینی جماعتوں پر بھی الزام لگایا جاتا ہے جو دینی جماعتیں جمہوریت پر یقین رکھتی ہیں اور وہ پارلیمنٹ کا حصہ ہیں۔

جناب چیئرمین! ہزارہ کمیونٹی سے ہمیں انتہائی ہمدردی ہے، ان واقعات پر دکھ اور افسوس ہے اور ہم سب ان کے اس اندوہ ناک غم میں برابر کے شریک ہیں مگر مجھے یہ بتایا جائے کہ میرے لوگ بھی شہید کیے جا رہے ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام صوبہ بلوچستان کے نائب امیر کے بیٹے کو ان کے سامنے شہید کیا گیا، قاتل پکڑے گئے اور ہمیں وہ قاتل بھی معلوم ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کھیل کسی فرقے یا کسی کمیونٹی کا نہیں ہے، اس لیے ہم نے کسی فرقے کے خلاف case نہیں کیا۔ میری جماعت کے مرکزی نائب امیر مولانا قمرالدین صاحب کے بیٹے کو سڑک سے اٹھا کر امام بارگاہ لیجایا گیا، اس پر تشدد کیا گیا اور شہید کر کے سڑک پر پھینکا گیا۔ ہم نے نہ کسی مظاہرے کی call دی اور نہ ہی اس امام بارگاہ کے پیش امام کے خلاف کوئی case درج کروایا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں، وہ کسی کے آلہ کار ہیں، وہ ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں، وہ قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری جامعہ کے پندرہ سے سولہ جید علما، جو ملکی سطح کے بڑے مفتی تھے یعنی تمام جگہوں سے جو فتوے آتے تھے ان پر ان کی رائے حتمی ہوتی تھی، انہیں شہید کیا گیا۔ کراچی میں سینکڑوں کے حساب سے علما اور طلبا شہید کیے گئے۔ میں نے اسی floor پر کہا کہ اگر ہم چاہتے کہ ملک کے اس نظام کو جام کر دیں تو ہم کسی public کو نہ بلاتے، صرف میں اپنے مدارس میں پڑھنے والے 20 لاکھ سے زائد بچوں اور بچیوں کو سڑکوں پر لاتا تو شاید آپ کی فوج بھی مقابلے کی پوزیشن میں نہ ہوتی لیکن ہم یہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ میں اپنا لہو کس کے دامن پہ تلاش کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا اور میرے ان بھائیوں کا دشمن مشترک ہے، اب اس دشمن کا کھوج لگانا، اس کو کیفر کردار تک پہنچانا حکومت اور حکومتی اداروں کا کام ہے۔ بدقسمتی سے حکومت اور سیکورٹی ادارے ناکام نظر آرہے ہیں۔ ایک بارود سے بھرا ٹرک مارکیٹ میں پہنچتا ہے اور اسے کہیں بھی نہیں روکا جاتا، اس کے پیچھے کیا عوامل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ بات کھل کر کرنی چاہیے کہ وہ قوتیں جو بلوچستان میں، کراچی میں، خیبر پختونخوا میں سرگرم ہیں وہ طاقتور ہیں۔ میں یہاں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کوئی بھی سیاسی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ میرے صوبے میں بدامنی ہو، کشت و خون ہو، قتل و غارت گری اور دہشتگردی ہو لیکن وہ قوتیں جو دہشتگردی کروا رہی ہیں وہ صوبائی حکومتوں اور وفاقی حکومت سے طاقتور ہیں۔ جب تک وہ قوتیں اپنے اس کردار سے دستبردار نہیں ہوں گی اس وقت تک نہ کوئٹہ میں امن آسکتا ہے، نہ کراچی میں امن آسکتا ہے اور نہ پورے ملک میں امن آسکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں کہہ چکا ہوں کہ تین چار سال پہلے امریکی سفیر کوئٹہ پہنچا اور وہاں کی مقامی تنظیمیں جن میں بلوچ بھی تھے، پشتون بھی تھے، ہزارہ والے بھی تھے، میں اس floor پر یہاں کہہ چکا ہوں کہ انہوں نے ان کے ساتھ meeting کی اور وہاں سے جو خبر باہر آئی وہ خبر یہ تھی کہ کوئٹہ میں target killing شروع کی جائے تاکہ یہاں پر ڈرون حملے کا جواز پیدا ہو۔ یہاں پر بھی کچھ قوتیں اسلحہ اٹھائیں، میدان میں نکل آئیں اور ہمیں ڈرون حملے کا جواز مل سکے۔

جناب چیئرمین! جب یہ خبر مجھ تک پہنچتی ہے تو وہ خبر ISI تک کیسے نہیں پہنچ سکتی، IB, MI تک کیسے نہیں پہنچ سکتی۔ ہماری forces تک کیسے نہیں پہنچ سکتی۔ کیا اس کے بعد کوئی ایسا اقدام کیا گیا، اس کے لیے کوئی ایسی حکمت عملی تیار کی گئی؟ امریکہ کی دوستی کا دم بھرتے ہم تھکتے نہیں ہیں لیکن امریکہ کے قدم جہاں بھی پہنچتے ہیں وہاں تباہی ہی آتی ہے۔ آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ قبائلی علاقوں میں، خیبر پختونخوا میں، حاجی عدیل ہزار انکار کرے، افغانستان میں، بلوچستان میں دہشت گردی کا منبع اور مرکز امریکہ ہے اور اس کے زرخرید ایجنٹ ہیں اور اس سے ڈالر لینے والے لوگ ہیں۔ ان کو وہ تھپکی دیتے ہیں اور ہمارے ادارے، ہمارے forces والے بہرحال امریکہ کے سامنے دم ہلاتے پھرتے ہیں، ان میں ہمت اور جرات نہیں کہ ان کا سامنا کرسکیں۔

جناب چیئرمین! میں دکھی ہوں کہ میرے صوبے میں مسلسل قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری ہے۔ ہماری وفاقی حکومت نے اس کا علاج یہ سمجھا کہ صوبے میں گورنر راج لگا دیا۔ بجا، اگر گورنر راج سے امن قائم ہوتا تو کوئی بات نہیں تھی اگرچہ یہ ایک غیر جمہوری اقدام تھا لیکن اگر اس کے نتیجے میں امن بحال ہوتا۔ آج بھی میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس وقت تک 130 افراد ایک مہینے کے اندر اندر زندگی کی بازی ہار بیٹھے ہیں۔ 17 افراد اغوا ہو چکے ہیں اور سو سے زیادہ لوگ زخمی ہو چکے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنر راج سے بھی وہ ادارے، وہ قوتیں طاقتور ہیں کہ گورنر راج کے باوجود بھی اس تسلسل میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اب کہا جا رہا ہے کہ جی فوج کو بلاؤ۔ ہم نے ہمیشہ فوج کی مخالفت کی ہے۔ اگر سوات میں فوج پہنچی تو آج تک سوات میں امن نہیں ہے۔ فوج وہاں بیٹھی ہوئی ہے، قبائلی علاقوں میں فوج بیٹھی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس لیے شاید یہ واقعات ختم نہیں ہو رہے ہیں کہ فوج وہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ میں انتہائی ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ادارے کے اپنے مفادات ہیں۔ میں کسی پر شک نہیں کرتا مگر بلوچستان میں FC کو جو کردار دیا گیا ہے، مولانا شیرانی صاحب تشریف فرما ہیں اڑھائی ارب روپے سے زائد صوبائی بجٹ سے انہیں ادا کیے جا رہے ہیں تو کیا وہ چاہیں گے کہ بلوچستان میں امن

ہو، سکون ہو اور ہمارا یہ کردار ختم ہو۔ مجھے یہ بتایا گیا کہ آرمی چیف سوئی پہنچا، وہاں جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اب مزید یہاں ہماری فوج کی ضرورت نہیں ہے۔ دو چار دن میں ہم اپنے جوانوں کو واپس کر دیں گے تو تیسرے دن ایک دھماکا ہوا اور گیس کی main line کو اڑا دیا گیا۔ وہاں پر موجود عام لوگ تھے، کوئی سیاسی لوگ نہیں تھے کہ وہ اس پر سیاست کریں۔ عام لوگ تھے ان کا تاثر یہ تھا کہ ہمارے ان بھائیوں نے pipe line اس لیے اڑائی کہ کسی بھی مہم پر اگر ہمارے جوان جاتے ہیں تو ان کی تنخواہ اور باقی مراعات دگنی، تگنی ہوتی ہیں اور وہ اس سے دستبردار ہونا نہیں چاہتے۔ اس لیے ہم کیوں یہ ساری چیزیں چھپا رہے ہیں۔ اس دن APC ہوئی تو میں دوستوں سے کہنے والا تھا کہ خدا کے لیے اب ہم سیاستدان مل کر GHQ چلے جائیں اور وہاں جا کر ان کے آگے ہاتھ جوڑیں کہ خدا کے لیے بہت کچھ ہو گیا، اب جو تم چاہتے ہو وہ ہمیں بتاؤ؟ ہم ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ فلاں جماعت نے کیا فلاں نے کیا۔ ٹھیک ہے کوئی سنی ہوگا استعمال ہو رہا ہوگا، کوئی شیعہ ہوگا استعمال ہو رہا ہوگا۔ اس کے اس جذبے کو استعمال کیا جاتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ کرنے والے شیعوں اور سنیوں سے بھی زیادہ طاقتور ہیں اور جمعیت العلمائے اسلام خود دہشت گردی کا شکار ہے۔ ہمارے کتنے بڑے بڑے لوگ شہید کیے گئے۔ میرے قائد پر دو جان لیوا حملے ہوئے اس کے باوجود اگر یہ کہا جائے یا یہ تاثر دیا جائے کہ کسی طرح بھی میں کسی دہشت گرد کے بارے میں کوئی نرم گوشہ رکھتا ہوں تو پھر تف ہے اس عقل، دماغ اور سوچ پر کہ اس کے باوجود بھی بات سمجھ نہیں آتی تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو security agencies ہیں یہ اپنے system کو صحیح کریں۔ خفیہ ادارے اگر نیک نیت ہوں، آپ مجھے بتائیں اگر دہشت گرد کوئٹہ میں چھپا ہوا ہے، کسی بھی محلے میں چھپا ہوا ہے تو ہمارے اتنے سارے خفیہ ادارے ہیں، پولیس ہے، رینجرز ہے ان کی نظروں سے وہ دہشت گرد اوجھل ہو سکتا ہے؟ کم از کم میں یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اس لیے نیک نیتی چاہیے اور یہ عزم ہونا چاہیے کہ ہم اپنے ملک میں دہشت گردی کے واقعات اور اس طرح کی جنگ و جدل کو ہر طرح ناکام بنائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہو سکے گا مگر یہ ہے کہ کسی کی کوئی پشت پناہی کر رہا ہے۔ ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ الجھے ہوئے ہیں، ایک دوسرے کو طعنہ دے رہے ہیں لیکن کرنے والے زیادہ طاقتور ہیں اس لیے ہم ان کا نام تک نہیں لے سکتے۔ حاصل بزنجو نے صحیح کہا کہ اگر ہم نام لیتے ہیں تو پھر ہماری خیر نہیں ہے۔ مجھے بھی پتا نہیں ہے کہ اس گفتگو کا کیا انجام ہونا ہے لیکن بہر حال آخر قوم کے سامنے، آپ کے سامنے یہ چیزیں بالکل اظہر من

الشمس ہیں ، بالکل واضح ہیں اب آپ بتائیں کہ اس سے آگے ہم کیا کرسکتے ہیں ؟میری یہی چند گزارشات تھیں۔ میں پھر ان واقعات کی مذمت بھی کرتا ہوں اور یہی میری گزارش ہوگی اور حکومت کی جو بے حسی ہے یقین مانیے یہ ناقابل برداشت ہے۔ اس بے حسی پر کہ کوئٹہ میں بلوچستان میں ، خیبر پختونخوا میں ، کراچی میں مسلسل علما قتل ہو رہے ہیں، ہم جمعیت العلمائے اسلام والے ایوان سے واک آوٹ کرتے ہیں۔ بڑی مہربانی۔

(اس موقع پر جمعیت العلمائے اسلام (ف) کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں بھی بڑے دکھ کے ساتھ اپنے تمام ساتھیوں کی feelings میں شریک ہوں۔ میں خود اور میری پارٹی مسلم لیگ (ن) اور اس کے قائدین میاں محمد نواز شریف اور دوسرے لوگ اس feelingsمیں برابر کے شریک ہیں۔اس پر دونوں طرف سے حقائق پر مبنی باتیں ہوئیں میں ان کو repeat نہیں کرتا اور میں صرف ان کی تائید کرتے ہوئے آگے چلوں گا کہ جناب نے جتنی بھی تقاریر سنیں ہر مقرر، ہر معزز رکنِ سینیٹ تقریباً انہی الفاظ پر اپنی بات ختم کررہا ہے کہ ہمیں اس کے لیے حل ڈھونڈنا چاہیے اور اس کے لیے تجاویز دینی چاہییں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ ٹھہریے۔ چیف وہپ صاحب! عبدالغفور حیدری صاحب اور جے یو آئی کے دوسرے ساتھیوں کو واپس لے آئیں کیونکہ بڑی important discussion ہورہی ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں، جیسے میں نے کل عرض کیا تھا کہ ایک مہینے قبل پچھلا واقعہ ہوا، اتنا بڑا واقعہ ہوا، پورا ملک crisis سے گزرا، لاشیں سڑکوں پر پڑی رہیں، وزیرِاعظم صاحب خود گئے اور وعدے کیے گئے۔ تقریباً ایک مہینے کے بعد اس سے بھی بڑا واقعہ وہاں پیش آگیا۔ اس کے پیچھے کون سے ہاتھ ہیں، ان کے کیا عزائم ہیں، یہ پاکستان کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں، اس پر دونوں طرف سے مختلف آرا floor پر آچکی ہیں۔

جناب! مجھے بڑی تشویش ہے پچھلے session سے لے کر اب تک اور وہ جاری رہے گی جب تک وزیرِداخلہ یہاں آکر پردہ نہیں اٹھائیں گے کہ وہ geo-political syndrome کیا ہے جس کا ذکر انہوں نے اس ایوان میں کیا تھا۔ انہوں نے ذکر کیا تھا کہ پاکستان کو ٹکڑے کرنے کا ایک

international plan ہے۔ یہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں، شاید اسی کا ایک حصہ ہے۔ پاکستان میں destabilization کا جو process چل رہا ہے، خصوصاً کراچی اور کوئٹہ میں، شاید اسی کا حصہ ہے۔ جناب عالی! یہ اتنی important چیز ہے کہ اگر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو وہ اپنے State Minister کی duty لگادیں۔ یہ قوم اور یہ ملک اس چیز کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ ہم دو اڑھائی ہفتے کے بعد ملیں اور ابھی بھی وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ آکر خود offer کی ہوئی ایک بات کے مطابق، اس ایوان کو in camera briefing دیں۔

جناب عالی! اس واقعے کے حوالے سے میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ رولز آف بزنس کے تحت Ministry of Interior اور Ministry of Defence دونوں کی اس میں involvement ہے کیونکہ اس میں Intelligence Agencies کے حوالے سے کام ہے۔ آپ نے دونوں طرف سے جو آرا سنیں، Treasury Benches سے اور Opposition سے بھی، وہ اس کی clearly نشاندہی کرتی ہیں کہ .there are serious lapses جناب! بطور قوم ہم کب کھڑے ہوں گے؟ ان چیزوں سے نمٹنے کے لیے کب ہم تیاری کریں گے؟ جب تک آپ facts کو ایمانداری کے ساتھ اس ایوان میں نہیں لائیں گے، ہم اس پر بحث کرکے اپنا way forward نہیں بنائیں گے، بات آگے نہیں بڑھ سکتی۔

بات صرف way forward کی بھی نہیں ہے۔ ہماری عادت ہے، ہم دنیا میں مشہور ہیں، کسی نے پوچھا کہ پاکستان کے تین بڑے اہم مسائل کیا ہیں۔ اس personality نے جواب دیا، implementation, implementation and implementation are the major problems. جناب! ہم بڑی اچھی قرارداد بھی بنالیتے ہیں، بڑا اچھا analysis بھی کرلیتے ہیں، ہم بڑی اچھی رپورٹیں بھی بنالیتے ہیں لیکن عمل درآمد نہیں ہوتا۔ آج تقریباً پانچ سال ختم ہونے کو ہیں، اسی extremism کے معاملے پر اکتوبر 2008 میں اور اس سے پہلے پارلیمنٹ سے باہر ایک all parties conference ہوئی، اسی subject پر ہوئی، اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ ایک joint session ہوا، اس میں دو ہفتے تقاریر ہوئیں۔ اکتوبر 2008 میں 14 نکات کی ایک قرارداد پیش ہوئی۔ اس کے بعد نیشنل سیکیورٹی نے اس پر کئی مہینے کام کیا اور اپریل 2009 میں رپورٹ آگئی۔ اگر ہم اس رپورٹ کے 25% پر بھی عمل کرلیتے، میں سمجھتا ہوں کہ آج شاید ہماری یہ حالت نہ ہوتی۔

مجھے اس حکومت کی کچھ priorities کی سمجھ نہیں آرہی۔ اب تو یہ حکومت جانے والی ہے۔ مجھے حیرانی ہوئی، جب میں ایوان میں داخل ہورہا تھا تو مجھے ایک invitation آیا، کابینہ ڈویژن سے message آیا کہ ایوانِ صدر میں چار بجے نئے وزرا کی oath taking ہورہی ہے۔ خدا کے لیے! آپ کس دنیا میں رہتے ہو؟ ادھر کوئٹہ کی سڑکوں پر جنازے پڑے ہوئے ہیں اور آپ oath taking کرنے جارہے ہو صرف تین ہفتے کے لیے۔ شرم کی بات ہے۔ ہم سب کو اس مسئلے پر right from top leadership to the bottom تمام جماعتوں کو بیٹھ کر سوچنا چاہیے اور اسے حل کرنا چاہیے۔ میں بہت value کرتا ہوں، اے این پی کا idea ٹھیک تھا کہ انہوں نے all parties conference بلائی لیکن result اتنا tangible ابھی بھی نہیں ہے اور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک قوم کے سامنے حقائق نہیں رکھے جائیں گے۔ ٹھیک ہے، بڑی sensitive چیزیں ہوتی ہیں، آپ قوم کے سامنے نہ رکھیں، کم از کم آپ ان دونوں ایوانوں میں موجود قومی نمائندوں کو in-camera briefing دیں۔

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ ظہر سنائی دی)

جناب چیئرمین: جناب اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں گزارش کررہا تھا، میں نے آپ کا time save کیا ہے، میں نے وہ ساری چیزیں اور کوئٹہ واقعے کے حوالے سے تمام حقائق repeat نہیں کیے بلکہ صرف انہیں endorse کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے کس طرف چلنا ہے۔ اتنا بڑا واقعہ ہوا، ہم نے قومی پرچم سرنگوں رکھا، ابھی بھی لاشیں سڑکوں پر پڑی ہیں اور ہم کیا کرنے جارہے ہیں؟ یہ کام دو دن بعد بھی ہوسکتا ہے، اگر آپ نے لازمی کرنا ہے تو پھر کرلیں لیکن اس invitation سے ہم دنیا کو کیا message دے رہے ہیں کہ ہم کس type کی قوم ہیں۔ نظر آرہا ہے کہ یہ لاپرواہی ہے۔

جناب! میں گزارش کروں گا کہ آپ please direction دیں۔ اس ایوان کی کارروائی کا وہ حصہ ہے اور یہ ان کی commitment ہے کہ وہ in-camera briefing دیں گے۔ آپ proceedings نکلوا کر دیکھ لیں۔ مہربانی کرکے آپ ان کو direction دیں اور time fix کریں۔ اس طرح نہیں ہوگا کہ لیڈر آف دی ہاؤس، لیڈر آف دی اپوزیشن اور چیف وہپ بیٹھ کر طے کرلیں۔ جناب! اس طرح نہیں ہوتا، آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی۔ آپ time طے کریں، ان کو direction دیں، ان

کی convenience دیکھ لیں، we have no problem ایک آدھ دن آگے کر لیں لیکن جناب! اس کام کو کریں۔ خدا کے لیے! اس کام کو کریں۔ اگر نہیں ہوگا تو اللہ نہ کرے، پھر اس طرح کا ایک اور واقعہ بھی ہو سکتا ہے۔

چونکہ دو تین دن پہلے یہ انتہائی المناک واقعہ پیش آیا ہے ورنہ تو میں economy پر بات کرنے والا تھا۔ اس حکومت کے تو چند دن رہ گئے ہیں۔ 2008 میں جب آمریت کے دور کے بعد ایک نئی transition آئی تھی تو transparency کے حوالے سے ایک پوری picture دی گئی تھی کہ where the country stands. I think now there are only few days left. This Government is guest of only few days. They should present in both Houses, either open or in-camera the state of economy in detail. ہم آج کہاں کھڑے ہیں؟ آج ہمارے قرضے کتنے ہیں، آج ہمارے reserves کتنے ہیں اور آج ہماری industry کدھر کھڑی ہے؟ آج چونکہ ایک المناک subject پر بات ہو رہی ہے، اس لیے میں آج اس پر بات نہیں کروں گا۔ میں کل یا پرسوں کروں گا۔ جناب! خدا کے لیے، مہربانی کر کے آپ time fix کریں۔ اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں۔ تقاریر کرالیں گے، دو گھنٹے ہو جائیں گے، adjournment motions will be talked out اور ایک statement آجائے گی۔ جناب والا! This is not the solution, this is not the common thing, یہ کوئی چھوٹی چیز نہیں ہے۔ اس وقت ملک جل رہا ہے، ہمیں اس سے بڑی تکلیف اور کیا ہو سکتی ہے کہ لاشیں سڑکوں پر پڑی ہیں، ان کے لواحقین بے چارے اُدھر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ demand کر رہے ہیں کہ خدا کے لیے ہمیں protection دی جائے، ہمیں کون protection دے گا؟ پاکستان کی law enforcing agencies اور حکومتیں ہمیں protection دیں گی یا کوئی باہر سے آ کر ہمیں protection دے گا؟ جناب والا! اس لیے مہربانی کر کے آپ direction دیں کہ وزیرِ داخلہ بتائیں۔ کل بھی میں نے اس واقعے پر کہا تھا، اس پر بھی کوئی timeline دیں اور اس واقعے کے بارے میں Minister of Defence and Minister of Interior ایوان کو joint report and briefing دیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اسلام الدین شیخ صاحب، Leader of the House تو موجود نہیں ہیں۔ This is the issue جس پر اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ Minister of Interior wanted

to give briefing in camera, have a consultation with the Prime Minister, ان سے بات کر لیں کہ he made a statement on the floor of the House. آج تو وہ بیرونِ ملک ہونے کی وجہ سے نہیں آئے اور ان کی رخصت کی درخواست آئی تھی۔ آپ پتا کر لیں، this is a very sensitive and important issue. یہاں جو لوگ بیٹھے ہیں they are public representatives اور آج بھی رجوانہ صاحب نے preamble پڑھ کر کہا کہ through chosen representatives state authorities exercise ہوں گی۔ Kindly seek instructions from the government that who would like to reply on this issue? جہانگیر بدر صاحب! وزیرِ داخلہ صاحب نے یہاں ایک statement دی ہے کہ previous incidents پر میں briefing دینا چاہتا ہوں۔ Somehow ایک date fix ہوئی، پھر ان کی طبیعت ناساز ہوئی اور ان کا گلا خراب ہو گیا۔ اس کے بعد now this is the second incident and Leader of the Opposition also says that these are the representatives of the people of Pakistan, they want to know what actually happened and what the government intends to do about it? What measures the government intends to take. اس لیے ان کا یہ مطالبہ ہے۔ Have a consultation with the Prime Minister, ان سے پوچھیں کہ کون briefing دینا چاہتا ہے، Leader of the House دینا چاہتے ہیں، وہ خود تشریف لانا چاہتے ہیں، کسی اور وزیر کو entrust کرنا چاہتے ہیں لیکن certainly people want to know that what has actually happened and what steps the government is going to take to curb all these activities in the country. جی جہانگیر بدر صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! پہلی چیز تو یہ ہے کہ متعلقہ وزیر یہاں خود تشریف لائے اور انہوں نے اپنی حالت خود بیان کی اور وہ تسلیم کی گئی۔ اس کے بعد یہ اعتراض نہیں بنتا تھا۔ دیکھ لیتے ہیں کہ آگے کیسے چلنا ہے۔ انہیں جب یہ اجازت دے دی گئی کہ وہ اپنے گلے کا علاج کروائیں تو پھر ان کا wait کیا گیا۔ جہاں تک آج کی بات ہے کہ آج وہ نہیں آئے، میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی respect کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے یہ نہیں کہا بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ اس معاملے پر کوئی time fix کیا جائے۔ He himself offered اور انہوں نے کہا کہ آپ ان سے پوچھ لیں کہ وہ کب تشریف لانا چاہتے ہیں؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! میں پوچھ لیتا ہوں۔ آج ایوان نے ان کی رخصت تو ویسے بھی قبول کر لی ہے، اس لیے آج کوئی اعتراض نہیں بنتا۔

Mr. Chairman: Bader *Sahib,* I am asking you to kindly have a consultation with the Prime Minister. Primarily in camera briefing

کے بارے میں no Minister can make a request, it is only the Leader of the House under the rules. آپ سے گزارش ہے کہ this is an adjournment motion مجھے علم نہیں ہے کہ اس پر حکومت کی طرف سے کون respond کرے گا؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: وہ خود کریں گے۔

جناب چیئرمین: آپ پوچھ لیں، seek instructions, he is not here, he is out of country, ان کی درخواست آئی ہے۔ اس معاملے پر کون بات کرے گا، Minister of Interior بات کریں گے، Minister of State for Interior بات کریں گے؟ آپ یہ instructions لے لیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں اس بارے میں پتا کر لیتا ہوں لیکن most appropriate is that جب انہوں نے یہاں ایک commitment دی ہے کہ وہ خود in camera briefing دینا چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman: So you want us that we should wait for him until he returns from abroad.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں ایوان کو کسی غلط فہمی میں نہیں رکھنا چاہتا but there is no other person other than the Minister of Interior.

Mr. Chairman: Kindly bring this to the notice of the Prime Minister that this is the issue.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! میں اس پر کل بتا دوں گا۔ فی الحال ان کی دو دن کی چھٹی ہے۔ Is it OK?

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! وزارتِ دفاع کے head کو بھی بلایا جائے اور وزارتِ داخلہ کے head بھی آئیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: انہیں بھی بلا لیتے ہیں۔ This is the domain of the House اور جو ایوان چاہے گا ویسا ہی ہو گا۔

جناب چیئرمین: اس پر تو ایک motion move ہو گا، you have to convert this House into a committee and then have a consultation with the Leader of the House and the Leader of the Opposition and then we will put that motion before the House. If the House agrees then we can convert House into a committee and we can listen to the Secretary Interior or Minister for Interior.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! بالکل rules کے مطابق formalities پوری کی جائیں گی۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ we will convert the House into a committee, یہ ساری چیز ہو جائے گی۔ پہلی مرتبہ ایسا نہیں ہو رہا، پہلے بھی کئی مرتبہ ایسے ہو چکا ہے، اس ایوان میں بھی ہوا ہے، joint sitting کے لیے بھی ایسا ہوا ہے، ایبٹ آباد کے واقعے پر بھی ہوا تھا، extremism پر بھی ایسے ہی ہوا تھا، آپ کے کئی sessions ہوئے ہیں اور وہ ہم کر لیں گے۔ ابھی تک ہماری problem date کی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ مجھے ایک ہفتہ چاہیے جبکہ موجودہ اجلاس اور پچھلے اجلاس کے درمیان دو ہفتے کا وقفہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ڈاکٹر نے مجھے advise کیا کہ گلے کی سرجری ہو گی تو پھر مجھے ایک ہفتہ چاہیے ہو گا، does not matter, we are not saying کہ انہیں یہاں gun point پر لائیں۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ time fix کر لیں، بات کر لیں اور let me also clarify Leader of the House اس بارے میں تھوڑی سی confusion میں ہیں۔ he used a word that there is a ‘global نہیں صرف اس واقعے کے بارے میں

syndrome' پاکستان کے خلاف ایک plan ہے، میں اسے share کروں گا، میں اس پر worried ہوں، اس واقعے کے بارے میں انہوں نے ایوان میں آکر جواب تو دینا ہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعے اور پچھلے واقعے کے بارے میں Minister of Defence and Minister of Interior both should come and respond jointly. انہوں نے جو خوف طاری کیا ہوا ہے اور انہوں نے جو تصویر پیش کی تھی، وہ آکر ہمیں بتائیں کہ ان کے پاس کیا ایسی information ہے جسے ہم in camera سنیں اور اگر اس طرح کے عزائم ہیں تو پھر ان کا تدارک کرنے کے لیے ہم سب سر جوڑ کر بیٹھیں کہ ہم نے کیسے پاکستان کو بچانا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Exactly. Farhatullah Babar *sahib.*

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کوئٹہ میں ہونے والے واقعے پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں، condemn کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! آج کا adjournment motion جسے کرنل مشہدی صاحب نے پیش کیا، اس میں ایک بڑا telling sentence تھا۔ and I want to compliment him. انہوں نے کوئٹہ کے حوالے سے کہا کہ

'It is unconceivable to comprehend that such large scale attacks can be planned and executed with the state machinery unable to detect or disrupt them'.

جناب والا! اس کے بعد جناب حاصل بزنجو صاحب نے کہا کہ یہ سب جانتے ہیں کہ بلوچستان میں پہلے شیعہ سنی کا کوئی جھگڑا نہیں تھا اور اس جھگڑے کو by design شروع کیا گیا ہے۔ محترم حاجی عدیل صاحب نے کہا کہ جب ہم جاتے ہیں تو ہماری checking ہوتی ہے لیکن بعض لوگوں کی بالکل checking نہیں ہوتی۔ مولانا غفور حیدری صاحب نے فرمایا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ قوتیں زیادہ طاقتور ہیں، ہر ادارے کے اپنے مفادات ہیں اور ہم کیوں چھپا رہے ہیں۔ اگر نیک نیتی ہو تو ہمارے تمام اداروں کو، سب کو اصلاحِ احوال کرنی ہو گی۔

جناب چیئرمین! میں صرف اس نکتے پر بات کرنا چاہوں گا اور indicate کرنا چاہوں گا کہ as to what is the first step as a way out? بلوچستان اور کوئٹہ میں جو شیعہ سنی کے

واقعات ہو رہے ہیں اگر انہیں فی الفور بند نہ کیا گیا تو اس وقت بات تو ہو رہی ہے کہ it is the intelligence failure, میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ today what is regarded as intelligence failure might be interpreted tomorrow as deliberate negligence and I warn everyone against the possibility that the intelligence failure will come to be recognized in due course of time as deliberate negligence.

جناب چیئرمین! میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں- میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ بلوچ قوم پرست یہ دعویٰ کرتے چلے آرہے ہیں کہ ہمارا مقابلہ کرنے کے لیے، ہمیں کچلنے کے لیے کچھ مخصوص عناصر کی پشت پناہی کی جارہی ہے- اگر ان واقعات کا سدباب نہ کیا گیا تو یہ جو الزام لگ رہے ہیں ان کو مزید تقویت ملے گی- میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ بلوچستان اور کوئٹہ میں militants انتہا پسند اور ایک انتہا پسند تنظیم "لشکر جھنگوی" جو ban ہو گئی ہے اس کے کچھ لوگ پکڑے گئے تھے، ایک کا نام عثمان کرد تھا جبکہ دوسرا داؤد بادینی تھا- جناب، ان کو Anti–terrorism court نے پھانسی کی سزا دی تھی- یہ غالباً نومبر 2003 کی بات ہے، جب ان لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا اور یہ کوئٹہ میں high security prison جو Cantonment board کے علاقے میں improvise کیا گیا تھا، اس میں بند تھے- ذرا اس نقشے کا تصور کیجئے کہ پاکستان میں 2007 کے آخر اور 2008 کے شروع میں dictatorship سے transition ہو رہی تھی اور 18 جنوری 2008 کو پراسرار طریقے سے یہ جیل سے فرار ہو جاتے ہیں اور آپ اندازہ لگائیں کہ جیل سے فرار ہونے سے three things juxtaposed, a transition from dictatorship to democracy, the mysterious disappearance of two convicts from an improvised jail in Cantonment Board in Quetta and thus stepping up of the terrorism not only in Balochistan but throughout the country. جناب چیئرمین! ہم نے یہ بات سینیٹ کی human rights committee میں اٹھائی تھی اور اس معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے افراسیاب خٹک صاحب کی سربراہی میں یہ کمیٹی کوئٹہ گئی- وہاں ہم نے یہ سوال پوچھا کہ وہ انکوائری کی گئی ہے کہ convicts جیل سے کیسے بھاگے؟ کیا انکوائری ہوئی اور اس کے نتیجے میں کسی کے خلاف کوئی action لیا گیا؟ کیا ان کو دوبارہ گرفتار کرنے کے لیے عملی اقدامات اٹھائے گئے؟ اس وقت اس کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ہے but I must say, honourable

Chairman, that we drew blank اس لیے پہلے قدم کے طور پر میری گزارش ہو گی کہ اگر آپ نے اس issue کو صحیح معنوں میں address کرنا ہے جس طرح ہمارے ساتھیوں نے اس طرف اشارہ کیا اور جب وزیر داخلہ یہاں تشریف لائیں اور وزارت دفاع کے بھی نمائندے ہوں تو وہ اس ایوان کو یہ بھی بتادیں کہ جولوگ جیل سے فرار ہوگئے تھے اس کے محرکات کیا تھے؟ وہ کون تھے؟ کیا یہ بھی درست ہے کہ جس رات یہ فرار ہو رہے تھے اس رات ان کی جیل پر جس گارڈ کی ڈیوٹی تھی، اس کا duty roster پراسرار طریقے سے تبدیل کر کے گارڈز تبدیل کیے گئے اور جو normal guards وہاں ہونے چاہییں تھے وہ ہٹ گئے اور نئے guards آگئے اور یہ لوگ فرار ہوگئے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر متعلقہ وزراء صاحبان اس issue پر روشنی ڈالیں توشاید

we might be able to see some light at the end of the tunnel. Beyond this I cannot be more explicit. Thank you very much, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you, Mohsin Leghari *sahib*.

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے تو میں اس بڑے سانحے پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور اس کے بعد میں حکومت سے یہ گلہ کروں گا کہ اتنا اہم issue تھا اور جب میں Rules of Business دیکھتا ہوں تو اس میں کہا گیا ہے کہ اس کو respond کرنے کے لیے the Minister concerned یا Prime Minister خود اس کو respond کریں گے۔ Unfortunately نہ Prime Minister نے ہماری اس Adjournment Motion کو اتنا اہم سمجھا اور نہ Minister Sahib نے اس کو اتنی اہمیت دی۔ آج جو میں attendance دیکھتا ہوں تو treasury benches کی lack of presence مجھے اور شرمندہ کرتی ہے کہ اتنے اہم issue پر ہمارے 104 کے ہاؤس میں ایک تہائی ممبران بھی بیٹھے ہوئے نہیں ہیں جو اس کو بیٹھ کر discuss کریں۔ اس lack of seriousness کا ہم کس پر blame کریں سوائے اپنے آپ کے کہ گھوم پھر کر بات پھر ہمارے اوپر آجاتی ہے جو ہم parliaments کے اندر بیٹھے ہیں، جنہوں نے decision making کرنی ہے اور جنہوں نے فیصلے کر کے اس بات کو آگے چلانا ہے۔

جناب، ہماری parliaments میں پچھلے کئی سالوں سے ایک Anti-Terrorism Act کی amendments چیونگم کی طرح چبائی جا رہی ہیں اور ان پر کوئی عمل نہیں ہو رہا۔ ابھی جب اس پارلیمنٹ میں نیشنل اسمبلی کا شاید آخری اجلاس چل رہا ہے اور ابھی تک وہ Anti-Terrorism والی amendments, 1997 Act کے اندر جو اس ساری مشکل کی root cause ہے اور یہ ساری چیزیں بغیر پیسوں کے نہیں ہو سکتیں اور یہ قانون سازی جو international قانون سازی کے مطابق ہے کہ پیسے کی movement کو ہم کس طرح روکیں گے۔ اس کی privacy کی جو constitutional provisions ہیں ان میں ہم کس طرح exception کرکے لوگوں کو monitor کریں گے، ٹیلیفون calls کو کس طرح monitor کریں گے اور لوگوں کے پیچھے ہم کس طرح جائیں گے؟ ہم ابھی تک اس Anti-Terrorism والے بل کی amendments پاس نہیں کرا سکے۔ unfortunately

یہ بھی ایک حقیقت ہے ہم اس پر آنکھیں بند کریں یا ہم اس کو کھلی آنکھوں سے دیکھیں کہ ہمارے ملک کے اندر کچھ اور ملک جن کا نام لینا میں openly مناسب نہیں سمجھوں گا، ان کی proxy war کے لیے playground بن رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنی جرات یا ہمت نہیں کہ ہمارا Foreign Office ان کے ambassador کو بلا کر ان سے بات تو کرے کہ بھائی صاحب آپ کی funding کے ساتھ یہ سارا کچھ ہو رہا ہے، بس کرو enough is enough. We have to call spade a spade. ہماری حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ملک کو کسی اور کی proxy war کے لیے نہ استعمال ہونے دیں کیونکہ مرنے والے اور مارنے والے دونوں ہمارے ہی ملک کے باشندے ہیں، ہمارے ہمسایے ہیں، ہمارے ہی ساتھ رہنے والے ہیں، ہمارے ہی دکھ سکھ کے شریک ہیں، آج کسی اور کے کہنے پر، کسی اور کے instrument بن کر ہم ایک دوسرے کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ چیز بڑی واضح ہے کہ یہ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔

حاجی عدیل صاحب نے سری لنکا کی مثال دی تھی، سری لنکا میں بالکل ہماری armed forces اور ہماری intelligence agencies نے جا کر ان کی مدد کی کہ وہ اپنی insurgencies کو handle کریں لیکن اس میں ایک بہت بڑی بات ہوئی تھی جس کو ہم بڑی conveniently ignore کر جاتے ہیں کہ ان تامل ٹائیگرز کے sponsors جن لوگوں نے ان پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور جو ان کو finance کر رہے تھے انہوں نے بھی ان کو finance اور armed کرنا بند کر دیا اور جس

وقت ان کی financing بند ہو گئی تو اس movement کے اندر جو جان تھی وہ ختم ہو گئی۔ ایک ایسا بھی وقت تھا کہ وہ حکومت سے زیادہ طاقتور ہو گئے تھے اور ان کی writ حکومت سے زیادہ مضبوط تھی۔ جناب چیئرمین! ہمارے ملک کے اندر جو لوگ بھی یہ حرکتیں کر رہے ہیں، جو اس میں involved ہوں ان کے financers سے جن کی ان کو پشت پناہی حاصل ہے حکومت کو چاہیے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرے اور ان سے کہے کہ بھئی اب بہت ہو گئی ہے ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ تو یہ ہمت والے فیصلے ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ Anti-terrorism پر جو ہمارا amendment کا Bill ہے وہ اتنے عرصے سے کمیٹی میں تھا اور اسی طرح پارلیمنٹ میں رکا ہوا ہے اس کو push through کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم law enforcement agencies کو equip تو کریں، ان کو کوئی قانونی cover تو دیں کہ وہ قانون کے مطابق یہ ساری چیزیں کریں۔

جناب چیئرمین! ہمارے جو لوگ پکڑے جاتے ہیں وہ ہماری courts سے چھٹ جاتے ہیں، lack of evidence کی وجہ سے، کوئی ان کے خلاف گواہی نہیں دیتا۔ تو ہماری حکومت سے جو لوگ یہ گواہی دینے کے لیے تیار ہوں ان کے لیے کوئی witness protection plan ہو، ان کو ہم کوئی تحفظ فراہم کریں۔ اگر ایک آدمی آکر گواہی دیتا ہے۔ ٹیلی ویژن کی خبروں کے مطابق اجمل پہاڑی جس نے کراچی میں سو سے زیادہ target killings کا اعتراف کیا تھا وہ چھٹ گیا because اس کے خلاف کوئی گواہی دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ تو جو loopholes ہیں ان کو cover کرنا ہے اور ہم پچھلے کئی سالوں سے صرف یہاں بیٹھتے ہیں اور بحث کرتے ہیں، مباحثہ ہوتا ہے اور بڑی اچھی تقریریں ہوتی ہیں اور جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہم پیچھے ہٹتے ہیں۔

جناب! پارلیمنٹ کا کام legislation ہے۔ Implementation حکومت اور Executives نے کرنا ہے۔ کیا ہم نے اس پر legislation کی ہے، کیا ہم نے equip کیا ہے اپنے Executives کو کہ وہ آگے جا کر اس پر عمل درآمد کریں۔ ہمارا اپنا بھی failure ہے، ہماری پارلیمنٹ نے بھی اس کے اندر کوئی پیش رفت نہیں کی ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ ہر کوئی اپنا اپنا کام کرے، Executive اپنا کام کرے، پارلیمنٹ اپنا کام کرے، بجائے اس کے کہ ہم finger pointing کریں۔ ہم اپنے اپنے کام کریں اور اس بہت serious issue کو handle کرنے کی کوشش کریں۔ Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. We have guests from United Kingdom in the gallery. It is a great pleasure and privilege to receive Excellency Baroness D'Souza, Lord Speaker of the House of Lords and a delegation at the Senate of Pakistan.

(Thumping of desks)

I take this opportunity to extend a very warm welcome, greetings and sentiments of goodwill to the honourable Madam Speaker and honourable members of the delegation on behalf of the Senate of Pakistan. Excellency, your visit is commendable gesture of goodwill, steered with perennial bond of friendship existing between the two countries. I believe that this invaluable interaction between the legislators of the two sides will go a long way towards elevating our intra-parliamentary relations to yet stronger and a closer level. Suriya Amiruddin *sahiba*.

سینیٹر ثریا امیر الدین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بلوچستان کے مسئلے پر بات کرنے کا مجھے موقع دیا۔ آج میرا صوبہ آگ اور خون کی ہولی کھیل رہا ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے یہ پچھلے چند سالوں سے ہو رہا ہے اور میں بار بار اس forum پر کہتی رہی کہ بلوچستان کے حالات پر توجہ دی جائے۔ آج یہ نوبت آگئی ہے کہ at a time 100 لوگوں کو شہید کر دیا گیا، 300 لوگ زخمی ہیں وہ میرے صوبے کے باشندے ہیں، پاکستانی ہیں، میرے بھائی ہیں، میرے بیٹے ہیں اور میری ماں بہنیں ہیں۔ اس بے دردی سے جب شہید کیا جاتا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اتنا مواد جب وہاں پر آیا تو کیوں اس کو چیک نہیں کیا گیا، کیوں اس پر توجہ نہیں دی گئی، کہاں تھے وہ لوگ جب ہم Quetta Cantonment میں جاتے ہیں تو ہم سے کہتے ہیں کہ اپنا شناختی کارڈ دکھائیں، اپنا ڈرائیونگ لائسنس دکھائیں اور آپ کیوں جا رہے ہیں، کس کے گھر جا رہے ہیں؟ جب ہم سے اتنے سوالات کیے جاتے ہیں تو اس گاڑی کو کیوں چیک نہیں کیا گیا جس میں بارود آیا اور وہاں لوگ شہید ہوئے اور وہ آج بھی اپنی لاشیں لے کر بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے بھی اس طرح کا واقعہ ہوا ہے کہ وہ سخت سردی میں، بارش اور برف باری میں بیٹھے رہے اپنے شہیدوں کو لے کر اور ہمارے وزیر اعظم صاحب وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے گورنر راج قائم کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا

کہ شاید گورنر راج سے صوبے کے حالات بہتر ہو جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ گورنر راج ہونے کے باوجود پورے پاکستان نے دیکھا کہ کوئٹہ میں کیا تباہی آئی، کتنے لوگ شہید ہوئے اور آج بھی وہ اپنے شہیدوں کو لے کر بیٹھے ہیں جبکہ ہمارا مذہب بھی یہ کہتا ہے کہ شہیدوں کو جلد از جلد دفنا دیا جائے اور ان کی تدفین کی جائے لیکن جو *Hazara* Community کے لوگ ہیں وہ ابھی بھی اپنے مطالبات کے لیے بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک ہمارے مطالبات نہیں مانے جائیں گے ہم ان کی تدفین نہیں کریں گے۔

چند سالوں سے میں یہاں کہتی آئی ہوں کہ پہلے صوبہ بلوچستان میں پنجابیوں کو مارا گیا، کتنے پنجابی ڈاکٹرز کو شہید کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ آدھا کوئٹہ خالی ہو گیا ہے جہاں سے پنجابی لوگ migrate کرکے دوسرے شہروں میں جا چکے ہیں۔ ہمارے لوگوں کو شہید کرکے درختوں پر لٹکایا گیا۔ ان کی لاشیں بوری میں بند کرکے پھینکی گئیں، ان کو اتنا torture کیا گیا کہ ان کے جسم پر ہزاروں نشان ہوتے تھے اور ان کو دیکھا نہیں جا سکتا تھا لیکن اس پر توجہ نہیں دی گئی اور آج یہ نوبت آئی ہے کہ مہینہ پہلے بھی ہزارہ لوگوں کو شہید کیا گیا اور وہ لوگ بیٹھے رہے اور اب دو دن ہوگئے جس کی لپیٹ میں پورا پاکستان آگیا ہے اور پورا پاکستان احتجاج کر رہا ہے۔ آج *Hazara* Community نے یہ بھی دھمکی دے دی ہے کہ اگر ہمارے مطالبات پورے نہیں کیے تو وہ ائرپورٹس کو بند کر دیں گے۔ سڑکیں تو ابھی بھی بند کر دی گئی ہیں جہاں ٹریفک روک دیا گیا ہے اور بہت بری حالت ہے even اسلام آباد میں راولپنڈی سے آنے والی ٹریفک بند ہے۔ میری بیٹی بچوں کو لینے آئی تو وہ رات کے گیارہ بجے اپنے گھر پہنچی۔ جب دارالخلافے میں یہ حال ہے تو دوسرے شہروں میں کیا حال ہوگا؟ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جو زیادتی ہو رہی ہے میرے بھائیوں پر، میرے بچوں پر اور میری بہنوں پر جو آج بھی اپنے پیاروں کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں سڑکوں پر اور احتجاج کر رہے ہیں ان کی بات جلد از جلد مانی جائے اور ان کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ گورنر راج ہونے کے باوجود گورنر صاحب نے کہا کہ میرا یہ failure ہے کہ میں یہاں پر کام نہیں کر سکا۔ تو پھر وہ کونسی قوتیں آئیں گی جو بلوچستان کو تحفظ فراہم کریں گی۔ یہ آگ پورے پاکستان میں لگ چکی ہے اور پورے پاکستان کی *Shia* community اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور جو ہمارے دشمن تھے وہ یہی چاہتے تھے کہ پاکستان میں شیعہ سنی فسادات پھیلائے جائیں جبکہ ایسا نہیں تھا اور کوئی شیعہ سنیوں کو نہیں مارنا چاہتا تھا اور نہ کوئی سنی شیعہ کو شہید کرنا چاہتا تھا۔ یہ ایک تصور دیا گیا کہ یہ شیعہ ہیں اور ان کو یہاں سے غائب کر دو، ان کو مجبور کرو کہ وہ پاکستان چھوڑ کر چلے جائیں۔ مسلمان مسلمان کو مار

رہے ہیں، شہید کر رہے ہیں، مرنے والے کو یہ نہیں پتا کہ وہ کیوں مر رہا ہے اور مارنے والے کو یہ پتا نہیں ہے کہ وہ کیوں مارتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بیرونی قوتیں ہیں تو شاید بیرونی قوتیں ہوں لیکن ہمارے اپنے بھی پاکستانی ایسے ہیں جو مار رہے ہیں، مختلف لشکر بن گئے ہیں۔ مجھے یاد ہے، میں نے پوری زندگی co-education میں پڑھا ہے۔ میں نے کبھی کسی لشکر کے بارے میں نہیں سنا اور نہ کبھی دیکھا کہ یہ فلاں لشکر ہے۔ یہ لشکر اب بن رہے ہیں اور ملک میں تباہی اور بربادی ہو رہی ہے۔ ان لشکروں کو کنٹرول کیا جائے اور ان کو جلد از جلد ختم کیا جائے تا کہ ملک میں امن و امان ہو اور میں یہ کہوں گی کہ جو شیعوں کی demand ہے، جو *Hazara* community demand کر رہی ہے کہ ہمیں تحفظ دیا جائے وہ جائز demand ہے اور اس demand کو فوری طور پر پورا کیا جائے اور وہاں کے لوگوں کو تحفظ دیا جائے ورنہ یہ آگ جو پورے پاکستان میں پھیل چکی ہے اور زیادہ تیزی سے بڑھے گی اور پتا نہیں پاکستان کا کیا حال ہوگا تو اس سے پہلے کہ پورا ملک اس کی لپیٹ میں آجائے اور گھر گھر ماتم ہو جو آج صرف کوئٹہ میں ہو رہا ہے یہ آگ پھیل کر پورے پاکستان میں جائے گی بلکہ جا چکی ہے۔ فاٹا میں کیا حالات ہیں اور پشاور میں کیا حالات ہیں؟ پورے ملک میں حالات خراب ہیں۔ میں حکومت سے یہ کہوں گی کہ جلد از جلد اس کا کوئی حل تلاش کیا جائے تا کہ جو اپنے پیاروں کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو وہ دفنا دیں اور حالات بہتر ہو سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Discussion on the Adjournment Motion would continue tomorrow also. The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 20th February, 2013 at 4:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 20th February, 2013 at 4:00 p.m.]